الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۱۲/جولائی ۲۰۰۲ء — یکم/جمادی الاوّل ۱۴۲۳ ہجری قمری ۱۲/وفا ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۲۸

توبہ و استغفار

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک مجلس میں سو دفعہ یہ استغفار کرتے تھے:

"رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ"

اے اللہ مجھے بخش دے اور فضل کے ساتھ میری طرف توجہ فرما۔ تو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جو شخص دنیا کو ردّ نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آسکتا

قرآن شریف، احادیث صحیحہ اور نشانات آسمانی سب ہماری تائید میں ہیں۔ اب جو اس سے فائدہ نہ اٹھاوے وہ مورد غضب الٰہی ہے۔

"جو شخص دنیا کو ردّ نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آسکتا۔ دیکھو حضرت ابو بکرؓ نے سب سے اوّل دنیا کو ردّ کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آحاضر ہوئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اول تخت پر جگہ دی۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں۔ دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر دیتا ہے۔ ایک چوڑھے اور چمار کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے اور تکلیف برداشت کی جاوے تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا تو پھر خدا کس لئے اپنے ذمہ رکھے وہ آخر کار سب کچھ دے دیتا ہے۔

بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اَور اَور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اترنا مشکل ہے اس لئے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا۔ لیکن خدا اُس کی قدر کرے گا اور وہ نہ مرے گا جب تک کہ دنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے جو کچھ برباد کر کے آوے گا، خدا اسے سب کچھ پھر دے گا۔ لیکن ایک دنیا دار قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا کرتا ہے اور اس کی نظر اہل دنیا کی طرف ہوتی ہے۔

جو قدر اس سلسلہ میں داخل ہونے کی اِس وقت ہوتی ہے وہ بعد ازاں نہ ہوگی۔ مہاجرین وغیرہ کی نسبت قرآن شریف میں کیسے کیسے الفاظ آئے ہیں جیسے رضی اللہ عنہم، لیکن جو لوگ فتح کے بعد داخل ہوئے کیا اُن کو بھی یہ کہا گیا؟ ہر گز نہیں۔ ان کا نام نَاس رکھا گیا اور لوگوں سے بڑھ کر کوئی خطاب ان کو نہ ملا۔ خدا کے نزدیک عزتوں اور خطابوں کے یہی وقت ہوتے ہیں کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہونے سے برادری، رشتہ دار وغیرہ سب دشمنِ جان ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ شرک کو ہر گز پسند نہیں کرتا کہ کچھ حصہ اس کا ہو اور کچھ غیر کا بلکہ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم کچھ مجھ کو دینا چاہتے ہو اور کچھ بتوں کو تو سب کا سب بتوں کو دے دو۔

اِس وقت کا تخم بویا ہوا ہر گز ضائع نہیں ہوگا۔ کیا آج تک کے تجربہ نے ان لوگوں کو بتلا نہیں دیا کہ یہ پودا ضائع ہونے والا نہیں۔ قرآن شریف، احادیث صحیحہ اور نشانات آسمانی سب ہماری تائید میں ہیں اور بیّن طور پر سب کچھ ثابت ہو گیا ہے۔ اب جو اس سے فائدہ نہ اٹھاوے وہ موردِ غضب الٰہی ہے۔ خدا غفور اور کریم، حنّان اور منّان ہے مگر یہ انسان کی شوخی اور بدبختی ہے کہ اُس کے مائدہ کو وہ ردّ کرتا ہے اور غضب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو کب کا تباہ ہو جاتا۔ انسان کو خدا کا خوف اور ڈر رکھنا چاہئے اور برادری اور رسوم سے ڈر کر خدا کی راہ کو ترک نہ کرنا چاہئے۔ جب انسان کا مددگار اور معاون خدا ہو جاتا ہے تو پھر اسے کوئی کمی نہیں۔ خدا داری چہ غم داری۔ اس قدر انبیاء جو آئے ہیں کیا خدا نے ان سے کسی قسم کی دغا کی ہے جو اب کسی سے کرے گا۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ کیا کچھ ہوا۔ ہر وقت جان کا خطرہ تھا۔ ہر ایک طرف سے دھمکی ملتی تھی مگر کیا لوگوں نے اور قوم اور برداری نے آپؐ کو تباہ کر دیا؟ ہر گز نہیں۔ بلکہ وہ خود تباہ ہوئے۔ اور آج کوئی ایک بھی نہیں جو اپنے آپ کو ابو جہل کی اولاد بتلاتا ہو مگر آنحضرتؐ کے نام لیواؤں اور آپ کی اولاد سے دنیا بھری پڑی ہے۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۱)

اَلنُّوۡرُ وہ ذات ہے جو اپنے نور سے اندھوں کو روشنی عطا فرماتی ہے اور اپنی ہدایت سے گمراہوں کی رہنمائی فرماتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلاوے۔ اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔

(خلاصہ خطبہ ۲۸/جون ۲۰۰۲ء)

(لندن۔ ۲۸/جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت "النور" کے مضمون کا بیان جاری رکھا۔ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے لسان العرب کے حوالہ سے نور کے کچھ معانی بیان فرمائے اور بتایا کہ علامہ ابن الاثیر کے نزدیک النور وہ ذات ہے جو اپنے نور سے اندھوں کو روشنی عطا فرماتی ہے اور اپنی ہدایت سے گمراہوں کی رہنمائی فرماتی ہے۔ اسی طرح کہا گیا ہے کہ وہ ذات جو خود بھی ظاہر ہو اور دوسری چیزوں کو بھی ظاہر کرنے والی ہو اسے نور کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو اور آپ کی تعلیم یعنی قرآن مجید کو بھی نور کہا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کے علاوہ پرانے مفسرین اور حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشادات کے حوالہ سے بھی نور کے مضمون کے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

علامہ فخر الدین رازی نے آیتِ قرآنی ﴿یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ.....﴾ کے تحت لکھا ہے کہ اس جگہ نور سے مراد وہ دلائل ہیں جو آنحضرت ﷺ کی صداقت کو ثابت کرتے ہیں۔ اور علامہ ابن حیّان کے نزدیک نور اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت ہے جو قرآن کریم میں اور اس کی تحقیق کے ذریعہ کی جانے والی تفسیر کے ساتھ نازل ہوئی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔ اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے جن میں اللہ تعالیٰ کے نور کے کمال تک پہنچنے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ ایک الہام میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ہم تجھ پر آسمان سے نشانات اتارنا چاہتے ہیں اور دشمنوں کو بالکل منتشر کر دینا چاہتے ہیں۔

حدیث نبوی میں ہے کہ قرآن اللہ کی رسی اور نورِ مبین ہے اور نفع بخش شفا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ ہر ایک طور کے خیالات فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفتِ کامل کا نور بخشتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور الہام کا ذکر بھی حضور نے فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ تو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کر دے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہوگا۔

............❀❀❀❀............❀❀❀❀............

جماعت احمدیہ میںمار (برما) کے تحت

یوم خلافت اور جلسہ سیرت النبیؐ کا کامیاب انعقاد

محمد سالك ۔۔مبلغ انچارج مینمار

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ رنگون میں تربیتی اجلاسات باقاعدہ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ امسال خصوصیت سے مانڈلے جماعت اور مولمین جماعت میں بھی پہلی بار یوم خلافت اور جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوئے۔ الحمد للہ

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲؍جون ۲۰۰۲ء بروز اتوار رنگون جماعت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے سیرت النبیؐ منانے کی غرض اور سیرت النبیؐ کے حسین پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم ایس اکبر احمد صاحب (سیکرٹری تبلیغ) نے اپنی تقریر میں آنحضرت ﷺ کے خلقِ عظیم کے چند پہلو بیان فرمائے۔ بعدہٗ مکرم قاسم صاحب نے "آنحضرت ﷺ ایک عظیم شخصیت" کے عنوان پر تقریر کی۔ چوتھی تقریر خاکسار مبلغ سلسلہ کی تھی جو برمی زبان میں تھی۔ اس کا عنوان تھا "آنحضرت ﷺ تمام عالم کے لئے امن و سلامتی کا رسول ہیں"۔

آخر پر مکرم نیشنل صدر صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور آنحضرت ﷺ کی چند دعاؤں کا ذکر کیا۔ بالآخر دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

چونکہ حکومت کی طرف سے بہت دیر سے اس جلسہ کی اجازت ملی اس لئے غیر از جماعت احباب کو دعوت نہ دے سکے۔ لجنہ کے ہال میں بھی ٹیلی ویژن کا انتظام تھا اور لجنہ و ناصرات نے پوری توجہ سے استفادہ کیا۔

تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو بہت خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶،۲۷،۲۸؍جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق جمعہ، ہفتہ، اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بارگاہِ خاتم النبییّنؐ میں

زمزمہ تیرے تقدس کا سنایا ہم نے
اک گراں خواب سے دُنیا کو جگایا ہم نے

تیرے قرآن کو سینے سے لگایا ہم نے
دیدہ و دل میں عجب نور بسایا ہم نے

پرچم دین کی عظمت کو بڑھایا ہم نے
کفر و الحاد کے ایواں کو ہلایا ہم نے

گردش وقت کی آنکھوں سے ملا کر آنکھیں
بزم تثلیث میں کہرام مچایا ہم نے

کافر وملحد و دجّال کے طعنے سن کر
صبر و ایمان کا عالم بھی دکھایا ہم نے

حق کا اظہار کیا حق کی حمایت کی ہے
"کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے"

ہم نے للکارا ہے یوروپ کے کلیساؤں کو
دامن شرک کے پرزوں کو اڑایا ہم نے

ریگزاروں میں تیرے دیں کے مبشّر ہم ہیں
مرغزاروں میں تیرا نغمہ سنایا ہم نے

کس نے تاریکیٔ حالات کا توڑا پندار
کس نے راہوں کو اُجالوں سے سجایا ہم نے

کس نے بجھتی ہوئیں شمعوں کو ضیائیں دی ہیں؟
کس نے ذہنوں کے چراغوں کو جلایا ؟ ہم نے

دل پہ انسان کے دنیا میں جہاں تک پہنچے
نقش اخلاقِ مقدس کا بٹھایا ہم نے

یہ ترا ہی تو کرم ہے اے رسول عربیؐ
فیض بے پایاں جو ہر راہ میں پایا ہم نے

"ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

(ثاقب زیروی)

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

دعوتِ اسلام کا صد سالہ عالمی سفیر

پس منظر، چھ ادوار اور ان کی خصوصیات، مدیران، مصنفین اور زبردست اثرات

(دوست محمد شاہد۔مؤرخ احمدیت)

(تیسری قسط)

رسالہ ریویو کا پہلا اور زرّیں دور

(جنوری ۱۹۰۲ء تا مئی ۱۹۰۸ء)

برّصغیر اور مغربی دنیا پر اثر

جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے مندرجہ بالا اشتہار میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ انگریزی اور اردو میگزین اپنے آغاز کے پہلے سال ہی سند قبولیت حاصل کرنے لگا اور برصغیر اور مغربی دنیا نے حضرت مسیح موعودؑ کے افکار و نظریات کو جو حضرت مولانا محمد علی صاحبؓ کے پُر زور اور نہایت وقیع اور مستند انگریزی ترجمہ کی صورت میں منظر عام پر آنا شروع ہوا، مذہبی صفوں میں زبردست جنبش پیدا کر ڈالی۔

روسی مفکر ٹالسٹائی کے تاثرات

روس کے عظیم مفکر و مصنف کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (ولادت ۹/ستمبر ۱۸۲۸ء ۔ وفات ۲۰/نومبر ۱۹۱۰ء) کا شمار بیسویں صدی کی عظیم شخصیات میں ہوتا ہے۔ ۱۹۷۸ء میں ٹالسٹائی کا ڈیڑھ سو سالہ یوم پیدائش پورے روس میں انتہائی جوش و عقیدت سے منایا گیا۔ مشہور عالم روسی ادیب گورکی نے اس کی وفات پر ایک مضمون لکھا جس کے آخری جملہ میں اس نے ٹالسٹائی سے اپنی ملاقات کے حوالہ سے اپنے جذبات کا بایں الفاظ اظہار کیا:۔

"مَیں خدا پر اعتقاد نہیں رکھتا بعض وجوہ کی بنا پر مَیں نے اپنے آپ کو اسے (ٹالسٹائی کو) غور سے دیکھتے اور کچھ خجالت کے ساتھ سوچتے ہوئے پایا۔ یہ آدمی خدا کی طرح ہے"۔

حضرت مفتی محمد صاحب بانی احمدیہ مشن امریکہ کا بیان ہے کہ:

روسی ریفارمر کونٹ ٹالسٹائی کو تبلیغ عاجز راقم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کی اور آپؑ کے وصال کے بعد اپنے ولایت جانے سے قبل یورپ امریکہ کے جن بڑے بڑے لوگوں کو تبلیغ کی ان میں سے ایک مشہور روسی ریفارمر کونٹ ٹالسٹائی بھی تھے۔ ان کو خط لکھا گیا تھا۔ وہ بطور نمونہ کے درج ذیل ہے:

جناب! مَیں نے آپ کے مذہبی خیالات کتاب برٹش انسائیکلوپیڈیا کے جلد ۳۳ میں پڑھے ہیں۔ جو کہ انہیں دنوں میں انگلستان میں طبع ہوئی ہے۔ اور اس بات کے معلوم کرنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ یورپ اور امریکہ کے ممالک پر جو تاریکی تثلیث نے ڈال رکھی ہے اس کے درمیان کہیں کہیں خالص موتی بھی پائے جاتے ہیں جو کہ خدائے قادر ازلی ابدی ایک سچے معبود کے جلال کے اظہار کے لئے جھک رہے ہیں۔ سچی خوشحالی اور دعا کے متعلق آپ کے خیالات بالکل ایسے ہیں جیسے کہ ایک مومن مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ مَیں آپ کے ساتھ ان باتوں میں بالکل متفق ہوں کہ عیسیٰ مسیح ایک روحانی معلم تھا اور کہ اس کو خدا سمجھنا یا خدا سمجھ کر پرستش کرنا سب سے بڑا کفر ہے۔ علاوہ ازیں مَیں آپ کو اس امر سے بھی بخوشی اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کے مل جانے سے کافی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ وہ مر گیا۔ یہ قبر کشمیر میں ملی ہے۔ اور اس تحقیقات کا اشتہار حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے جو کہ توحید الٰہی کے سب سے بڑھ کر محافظ ہیں اور جن کو خدائے قادر کی طرف سے مسیح موعود ہونے کا خطاب عطا کیا گیا ہے کیونکہ ایک سچے خدا کی سچی محبت میں وہ کامل پائے گئے ہیں۔ وہ اس زمانہ میں منجانب اللہ مُلہَم، مُصلح اور خدا کے سچے رسول ہیں۔ وہ سب جو اس مسیح پر ایمان لائیں گے خدا کی طرف سے برکتیں پائیں گے پر جو کوئی انکار کرے گا اس پر غیّور خدا کا غضب بھڑکے گا۔ مَیں آپ کو ایک علیحدہ پیکٹ میں خدا کے اس مقدس بندے کی تصویر بمع یسوع کی قبر کی تصویر کے روانہ کرتا ہوں ۔ آپ کا جواب آنے پر مَیں بخوشی اور کتابیں آپ کو ارسال کروں گا۔

مَیں ہوں آپ کا خیر خواہ

مفتی محمد صادق از قادیان۔ ۲۸/اپریل ۱۹۰۳ء"۔

اس خط کے جواب میں ۲۹/جون کو مفصلہ ذیل خط کونٹ ٹالسٹائی کی طرف سے آیا:۔

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب!

"پیارے صاحب۔ آپ کا خط بمعہ مرزا غلام احمد صاحب کی تصویر اور میگزین ریویو آف ریلیجنز کے ایک نمونے کے پرچے کے ملا۔ وفات عیسیٰ کے ثبوت اور اس کی قبر کی تحقیقات میں مشغول ہونا بالکل بے فائدہ کوشش ہے کیونکہ عقلمند انسان حیات عیسیٰ کا قائل کبھی ہو ہی نہیں سکتا............

ہمیں معقول مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے اور اگر مرزا احمد صاحب کوئی نیا معقول مسئلہ پیش کریں گے تو مَیں بڑی خوشی سے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ میگزین کے نمونے کے پرچے میں مجھے دو مضمون بہت ہی پسند آئے۔ یعنی گناہ سے کس طرح آزادی ہو سکتی ہے۔ اور آئندہ زندگی کے مضامین خصوصاً دوسرا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیالات ان مضامین میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ مَیں آپ کا نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ پرچہ بھیجا۔ اور آپ کی چٹھی کے سبب بھی مَیں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔

میں ہوں آپ کا مخلص ٹالسٹائی ۔ از ملک روس۔ ۵/جون ۱۹۰۳ء"

("ذکر حبیب" صفحہ۲۹۹ تا ۳۰۱ مطبوعہ قادیان دارالامان ۔اشاعت اول دسمبر ۱۹۳۶ء)

یورپ و امریکہ کی اہم شخصیات اور برٹش انڈیا کی صحافت

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" سے متعلق مغربی اور مشرقی شخصیات نے جن خیالات و افکار کا اظہار کیا اُن میں سے بعض کا تذکرہ رسالہ ۱۹۰۵ء کے حوالہ سے درج کیا جاتا ہے۔

(۱)

Mr.Muhammad Alex R. Webb, New Jersey,U.S.A.

{Mr.Webb is well-known to the Indian Muslims, and he himself started a Muslim religious paper in America some time ago which he had to stop for want of funds.His correspondence with us has been broken since this paper was started and he has often supplied us with valuable information regarding the free circulation of the Review in the U.S.A.}

First Letter:

I have received to-day three copies of the June Number of the Review and like it very much....... It seems to me that it should be in the hands of every man who thinks at all. Its articles are well written, thoughtful and clear exposition of spiritual truth. No honest, fair minded man can read it without learning something of value to his spiritual and material welfare. I believe that it will be a powerful factor in shaping religious thought in the world and that it may be the means, ultimately, of breaking down the barriers which ignorance has raised before the truth and allowing it to shine forth in all its glorious effulgence before mankind".

In his **second letter**, dated the 26th November 1905, the same gentleman writes:

I beg to assure you that it always gives me pleasure to do any thing, however small, for the propagation of Islam. I recognise in your magazine a most effective instrument for the advancement of truth and; therefore, I am pleased to be able to be of some service to you. The copies which you have sent to me I have loned to those who promised to be interested, and when extra copies were sent to me, I gave them away so that they might circulate and produce some good. I know of some instances where they have awakened a spirit of inquiry but, of course I do not know whether any paid subscriptions have resulted or not. The people of this country are peculiar. They spend money freely for those things which give them physical comfort and pleasure and which will advance their social position. The craze, the desire for social position is stronger here than in any European country because it is more easily obtained. Money will buy it readily. This is one of the greatest obstacles which I have had to contend. There are thousands of Americans who, to-day, would openly declare their devotion to, or belief in, the doctrines of Islam if they did not fear that it would result in social astracism. Of course you will say that this is an indication that they do not comprehend Islam and are not sincere in their expressions of beliefe. But it is not wholly so. It is due to the fact that their selfishness and moral cowardice are stronger than the prompting of conscience.

I once asked a firend to subscribe for your magazine, but he replied: I would do so gladly but you know my wife is an ardent and uncompromising member of the Methodist Church, and if I shall have the magazine in my house it would make trouble."

Again the people are suspicious. They will pour money into the hands of grasping, dishonest, ignorant, Christian priests and preachers and seems to be confident that the money will accomplish some good. And yet when they are asked to contribute to anything anti-Christian, they fear that an attempt is being made to cheat them. When I was publishing the beautiful and expensive "Muslim World" eleven years ago at a very low price, I had few subscribers among the Americans. They looked upon the venture as a missionary effort and thought that the journal shoul be distributed gratis. And that was what I was compelled to do.

Third letter: I would like to have

the *Review of Religions* in the hands of thousands of Christians in this country for it is doing a glorious work and is carrying the light of trith to the world. I read it with the deepest interest as it represent the true Islam and not the erroneous conceotions of our holy faith which many so-called Moslems are following. I feel that it will ultimately bring forth magnificent results in this country and therefore, I am doing all I can to place it in the hands of those who have open minds and are sincerely seeking the truth."

مسٹر الیگزنڈر رسل وب۔امریکہ:

(ان کے نام نامی سے ہندوستان کے کل مسلمان واقف ہیں۔ ایک عرصہ تک وہ خود ایک اسلامی رسالہ نکالتے رہے اور اب بھی اس رسالہ کے ذریعہ اور بطور خود اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہیں)۔

پہلا خط۔"آج مجھے ریویو کے جون کے پرچہ کی تین کاپیاں پہنچیں۔ میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ یہ پرچہ ہر ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہونا چاہئے جو کچھ بھی اپنی قوت متفکرہ سے کام لے سکتا ہے۔ ہر ایک نیک مزاج اور انصاف پسند آدمی جو اس کو پڑھے گا وہ ضرور اس سے اخلاقی اور روحانی فائدہ حاصل کرے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لئے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی اور یہ بھی یقین کرتا ہوں کہ آخرکار یہی رسالہ ان روکوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہوگا جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں۔ اور اس طرح پر صداقت کو اپنی شاندار روشنی کے ساتھ دنیا کے سامنے چمکا کر دکھلائے گا"۔

دوسرا خط:"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے اس بات سے بہت ہی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے کوئی خدمت خواہ وہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو کر سکوں۔ اور اسلئے مجھے آپ کا کام کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جو کاپیاں آپ مجھے بھیجتے رہے ہیں وہ میں پڑھنے کے لئے ایسے لوگوں کو دیتا رہا ہوں جنہوں نے اس میں دلچسپی ظاہر کی۔ اور جب اور زائد کاپیاں مجھے بھیجی جاتی تھیں تو میں وہ تقسیم کر دیتا تھا۔ کہ تا شائع ہو کر وہ نیک اثر پیدا کریں۔ ایسی کئی مثالیں میرے علم میں ہیں جہاں ان رسالوں نے طلب حق اور تحقیق کی روح پیدا کر دی ہے۔ مگر مجھے یہ علم نہیں کہ کوئی چندہ دینے والے خریدار بھی پیدا ہوئے ہیں یا نہیں اس ملک کے لوگ عجیب ہیں۔ جن چیزوں سے انہیں جسمانی آسائش اور خوشی حاصل ہو اور ان کی عزت سوسائٹی میں بڑے اس کے لئے تو وہ بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ سوسائٹی میں معزز بننے کی خواہش یا جنون یورپ سے بڑھ کر امریکہ میں موجود ہے کیونکہ یہاں آسانی سے روپیہ خرچ کر کے عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ ایک بڑی بھاری روک ہے جس سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ہزارہا لوگ امریکہ میں ایسے موجود ہیں جو آج اپنے اسلام کا اظہار کر دیں اگر ان کو یہ ڈر نہ ہو کہ وہ سوسائٹی سے خارج کر دئے جائیں گے۔ آپ کہیں گے کہ یہ تو اس بات کی علامت ہے کہ وہ اسلام کو اچھی طرح سمجھے نہیں اور اسلام کو سچا مذہب جاننے کے دعوے میں وہ سچے نہیں۔ مگر بالکل یہی وجہ اس کی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی خود غرضی اور اخلاقی بزدلی ان کے کانشنس کی تحریک پر غالب ہیں۔ ایک دفعہ میں نے اپنے ایک دوست کو آپ کے میگزین کی خریداری کے لئے ترغیب دی بجواب اس نے کہا کہ میں تو خوشی سے اس بات کے لئے تیار ہوں مگر تم جانتے ہو کہ میری بیوی میتھوڈسٹ کی سرگرم ممبر ہے اور اگر میرے گھر میں میگزین ہوگا تو اس سے خانگی جھگڑا پیدا ہوگا۔ ایک اور امر یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کی طبیعتیں شکی ہیں۔ اپنے پادریوں کے ہاتھ میں وہ ہر طرح سے روپیہ دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور ان کو یقین ہوتا ہے کہ اس روپیہ کا ان کو ثواب ہوگا۔ اور جب ان کو عیسائیت کے خلاف کسی پرچہ کی خریداری کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو وہ ڈرتے ہیں کہ گویا ان کو دھوکہ دے کر ان کا روپیہ لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جب میں اپنا خوبصورت اور قیمتی پرچہ مسلم ورلڈ چھاپا کرتا تھا جو گیارہ سال کی بات ہے تو اسے قیمتاً خریدنے والے لوگ امریکہ میں بہت ہی تھوڑے تھے۔ وہ اسے ایک مشنری یعنی تبلیغ دین کا سلسلہ سمجھ کر یہ خواہش کرتے تھے کہ مفت ان کو دیا جاوے اور مجبوراً مجھے ایسا ہی کرنا پڑتا تھا"۔

تیسرا خط:"میں یہ بڑی خواہش رکھتا ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز اس ملک کے ہزاروں عیسائیوں کے ہاتھ میں ہو۔ کیونکہ یہ ایک نہایت عظیم الشان کام کر رہا ہے اور صداقت کی روشنی دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ میں اس کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہوں کیونکہ یہ سچے اسلام کو پیش کرتا ہے۔ اور وہ غلط خیالات ہمارے پاک مذہب کے متعلق اس میں نہیں ہوتے جن کے پیچھے بہت سے برائے نام مسلمان چل رہے ہیں۔ میں اس بات کو محسوس کر رہا ہوں کہ یہ آخرکار مہتم بالشان نتائج اس ملک میں پیدا کر کے دکھائے گا۔ اور اس لئے کہ میں جہاں تک میری طاقت ہے اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ یہ رسالہ ان لوگوں تک پہنچ جاوے جو کشادہ دل رکھتے ہیں اور سچے دل سے صداقت کی تلاش کرتے ہیں"۔

......☆......☆......☆......

(۲)

Sheikh Abdullah Quilliam, Liverpool

I always enjoy reading the *'Review of Religions'*. I consider it to be one of the most useful publications published in the interest of our Holy Faith".

شیخ عبداللہ کولیم، لورپول

(ملک انگلستان کے شیخ الاسلام):

"میں ہمیشہ ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کر محظوظ ہوتا ہوں اور اسے اپنے پاک مذہب کی تائید میں نہایت ہی مفید تصانیف میں سے جانتا ہوں"۔

☆......☆......☆

(۳)

Count Tolstoi.

"In the specimen number , I approved very much two articles, 'How to get rid of Sin' and 'The life to come' especially the second. The idea is very profound and very true.

کاؤنٹ ٹالسٹائی، روس:

"نمونہ کے پرچہ میں مجھے دو مضمون بہت ہی پسند آئے۔ یعنی "گناہ سے آزادی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے" اور "آئندہ زندگی"، خصوصاً مؤخرالذکر۔ جو خیال ان مضامین میں ظاہر کیا گیا ہے وہ نہایت فاضلانہ اور نہایت صحیح ہے"۔

......☆......☆......☆......

(۴)

Professor M.H.Hounts, M.A.,

(Professor of the University of Utrecht in Holland and Editor-in-Chief of the Encyclopaedia of Islam)

"Further I beg to express my most sincere thanks for the fourth volume of the *'Review of Religions'*. which you had the kindness to forward to me. The contents appear to me to be extremely interesting."

ایم۔ایچ۔ ہونٹس ایم۔اے:

(یہ فاضل پروفیسر ہالینڈ کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور اسلام کا نیا انسائیکلوپیڈیا جو یورپ کے مشہور فاضلان علوم مشرقی کے اہتمام سے شائع ہونے والا ہے وہ اب انہی کی زیر نگرانی ہوگا۔ یعنی اس کے ایڈیٹر انچیف بھی ہیں)۔

"ریویو آف ریلیجنز کی چوتھی جلد کے لئے جو آپ نے مجھے بھیجی ہے، میں خلوص دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے مضامین مجھے نہایت ہی دلچسپ معلوم ہوتے ہیں"۔

......☆......☆......☆......

(۵)

A.G.Tongue, Cambercell,London.

"I beg to acknowledge reciept of *'Review of Religions'*. for which I thank you. I find they are very valuable for a student of Islam as throwing much light on what is for us here in the West unknown ground. It seems to me that in the West we have nothing like a real idea of what Islam and its teachings are. Your efforts and those of your journal fill a need what I wish you success in your mission and blessing of a supreme on you and your work

اے۔جی۔ٹانگیو، لنڈن:

"میں ریویو آف ریلیجنز کے پہنچنے کا شکریہ کے ساتھ اقرار کرتا ہوں۔ جو شخص اسلام کے متعلق صحیح علم حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے وہ نہایت ہی مفید ہیں کیونکہ وہ ایسے امور پر بہت روشنی ڈالتے ہیں جن سے ہمیں اس جگہ مغرب میں کچھ بھی واقفیت نہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں ہمیں اس بات کا کہ اسلام اور اس کی تعلیم کیا ہے صحیح علم کچھ بھی نہیں۔ آپ کی اور آپ کے رسالہ کی کوششیں ایک بہت بڑی بھاری ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کو اس مقصد میں کامیابی ہو اور آپ اور آپ کے کام میں خدا کی برکتیں ہوں"۔

......☆......☆......☆......

(۶)

Mrs.Addison

(Warenford,Northumberland)

"Allow me to thank you very much for sending me the *'Review of Religions'*..It is very able magazine and I enjoy reading it - the articles are so fresh and from a totaly unusual standpoint."

"I was a journalist myself for many years and I can appreciate 'the best', I hope in any religion. I have a great admiration for the writings and precept of your inspired Prophet."

"Your article on Usury has my entire sympathy, and the remark that Christianity too much fosters 'bending low to the world' is only too true. I could wish your able magazine would expose the sporting cruelties to poor birds and beasts practised in England.

مسز ایڈیسن۔ نارتھمبرلینڈ:

"میں آپ کا ریویو آف ریلیجنز بھیجنے کے لئے بہت ہی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ ایک نہایت فاضلانہ رسالہ ہے۔ اور میں اسے پڑھ کر بہت خوش ہوتی ہوں کیونکہ اس کے مضامین بالکل نئے اور ایک غیر معمولی طرز سے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں خود بہت سالوں تک اخبار نویس کا کام کرتی رہی ہوں اور میں ہر مذہب میں جو عمدہ چیز ہو اس کی قدر کرنا جانتی ہوں۔ میں آپ کے ملہم پیغمبر کی تحریروں اور نصائح کی بڑی مداح ہوں۔ آپ نے سُود پر جو مضمون لکھا ہے اس سے میرا بالکل اتفاق ہے اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل زمین پر جھک گیا ہے، بہت سچی بات ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنے قابل پرچے میں ان ظلموں کا ذکر کریں جو انگلستان میں بے زبان جانوروں اور پرندوں پر

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

"روحانی طور پر دینِ اسلام کا غلبہ جو حججِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ مقدر ہے"۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت اور دوسرے انبیاء اور ان کی قوموں کے شہید اور شاھد ہونے سے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث ومفسرین کی تفاسیر کے حوالہ سے مختف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۷ رجون ۲۰۰۲ء بمطابق ۷ر احسان ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين۔

اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

خدا تعالیٰ کی صفات اَلشَّھِیْد اور اَلشَّاھِد کی آج تیسری قسط پیش خدمت ہے۔سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ. وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا﴾(سورۃ الفتح:۲۹)۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کردے۔اور گواہ کے طور پر اللہ بہت کافی ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا﴾ کہ محمد رسول اللہ کی رسالت کے گواہ کے طور پر اللہ کافی ہے۔اور اس میں ایک لطیف معنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ویسے تو ہر چیز کافی ہے لیکن رسالت کے معاملہ میں اس کی کفایت زیادہ واضح اور روشن ہے۔کیونکہ رسول تو مُرسِل کے قول سے ہی رسول ہے۔پس جب بادشاہ کہتا ہے کہ یہ میرا پیامبر ہے تو اگر دنیا کے تمام لوگ انکار کردیں تو ان کے انکار کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس رسول کی رسالت میں میری اس تصدیق کے ساتھ کہ یہ میرا رسول ہے منکرین رسالت کے انکار سے کون سا خلل واقع ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اُس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اُس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسلؐ اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمدؐ ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمدؐ ہے ﷺ۔سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہتِ تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اُس کا محل اور مورد ہے یعنی روحانی طور پر دینِ اسلام کا غلبہ جو حججِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعے سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو اور اگرچہ دینِ اسلام اپنے دلائلِ حقّہ کے رُو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے اور ابتداء سے اس کے مخالف رُسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانے کے آنے پر موقوف تھا کہ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بناتا ہو اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل کرتا ہو اور تمام اسبابِ اشاعتِ تعلیم اور تمام وسائلِ اشاعتِ دین کے بہ تمام تر سہولت و آسانی پیش کرتا ہو اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیمِ حقانی کے لئے نہایت مناسب اور موزوں ہو۔"

(براہین احمدیہ۔صفحہ ۴۹۸،۴۹۹)

﴿یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا. اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ﴾(سورۃ المجادلہ:۷)۔جس دن اللہ ان کو اکٹھا جمعیت کے طور پر اٹھائے گا پھر انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔اللہ نے اس (عمل) کا شمار رکھا ہوا ہے جبکہ وہ اسے بھول چکے ہیں۔اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

پھر سورۃ الحشر کی آیت ہے ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا. وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ. وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾(سورۃ الحشر:۱۲)۔کیا تُو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہوں نے نفاق کیا۔وہ اہلِ کتاب میں سے اپنے ان بھائیوں سے جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ اگر تم نکال دیئے گئے تو تمہارے ساتھ ہم بھی ضرور نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے اور اگر تمہارے خلاف لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔

سورۃ المنافقون کی آیت ہے:﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ. وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ. وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾(سورۃ المنافقون:۲)۔جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور تُو اللہ کا رسول ہے۔اور اللہ جانتا ہے کہ تُو یقیناً اس کا رسول ہے۔پھر بھی اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"بہت سے آدمی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اے محمد ﷺ! تو ہمارا رسول ہے۔لیکن ہم قسم کھاتے ہیں کہ یہ لوگ جو اس قسم کے دعوے کرتے ہیں تو یہ صریح جھوٹے ہیں اور منافق ہیں۔کیونکہ ان کا عمل در آمد ان کے دلی ایمان کے خلاف ہے۔اور جو باتیں یہ زبان سے کہتے ہیں، اُن کے دل ان باتوں کو نہیں مانتے۔"(الحکم۔۲۴ر دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

اب آنحضرت ﷺ کے متعلق اور آپ کی امت نیز بعض دوسرے انبیاء اور ان کی قوموں کے "شَهِيْد" اور "شَاهِد" ہونے سے متعلق بعض قرآنی آیات اور ان کی تفسیر میں دیگر حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴: ﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ . وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ . وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ. اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾

(سورۃ البقرہ : ۱۴۴)۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی امت☆ بنادیا تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے۔ اور جس قبلہ پر تُو (پہلے) تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا تاکہ ہم اُسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بَل پھر جاتا ہے۔ اور اگرچہ یہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر (نہیں) جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت والے دن حضرت نوحؑ کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کیا آپ نے (خدا کا پیغام) پورے طور پر پہنچا دیا تھا۔ وہ جواب دیں گے: ہاں اے میرے ربّ! اس پر آپ کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے آپ کو پیغام پہنچایا تھا، تو وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ اس پر آپ سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے کہ محمدؐ اور ان کی امت۔ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) اس پر تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ یعنی عدل کرنے والی امت۔ اور یہ آیت پڑھی ﴿لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾۔ تاکہ تم لوگوں پر شہید ہو اور رسول تم لوگوں پر شہید ہو۔ (بخاری، کتاب الاعتصام)۔

"عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "وَجَبَتْ". ثُمَّ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "وَجَبَتْ". قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَوْلُكَ الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى "وَجَبَتْ" ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "اَلْمَلَآئِكَةُ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي السَّمَآءِ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ"۔

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الثناء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ لے کر گزرے اور لوگوں نے اچھے انداز میں اس کی تعریف کی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا "وَجَبَتْ"۔ پھر وہ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے مرنے والے کو برے الفاظ سے یاد کیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا "وَجَبَتْ"۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے پہلے بھی "وَجَبَتْ" فرمایا تھا اور اب بھی "وَجَبَتْ" فرمایا ہے (اس سے آپ کی کیا مراد ہے؟) اس پر نبی ﷺ نے فرمایا فرشتے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے شہداء ہیں اور تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے شہداء ہو۔ (سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الثناء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور لوگوں نے مرنے والے کی تعریف کی۔ آپؐ نے فرمایا: وَجَبَت یعنی اس کے حق میں قبول ہوگئی۔ پھر آپؐ کے پاس سے ایک اور جنازہ گذرا، جس کے بارہ میں لوگوں نے کہا کہ یہ اچھا آدمی نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: وَجَبَت یعنی اس کے حق میں (بھی) قبول ہوگئی۔ اس پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ نے اس (پہلے) جنازہ کے بارہ میں بھی کہا کہ اس کے حق میں یہ قبول ہوگئی اور اس (دوسرے) جنازہ کے بارہ میں بھی یہی فرمایا (کہ قبول ہوگئی)؟ اس پر آپؐ نے فرمایا:

"شَهَادَةُ الْقَوْمِ. اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ"۔ یعنی یہ قوم کی شہادت ہے اور مومن تو زمین میں اللہ کے مقرر کردہ گواہ ہوتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الجنائز)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "نبی کریم ﷺ اُحد کے شہداء میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹ دیتے تھے پھر پوچھتے کہ ان میں کون قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ پس جب کسی ایک کے متعلق بتایا جاتا تو اسے پہلے لحد میں اتارتے اور فرماتے: "اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ میں قیامت کے روز ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے ان کو ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کرنے کا حکم فرمایا، اس طرح کہ نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی"۔ (بخاری، کتاب الجنائز)

حضرت معاویہ بن ابوسلام اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا ابوسلامؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم نے جُهَيْنَه کے ایک قبیلے پر حملہ کیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اس قبیلہ کے ایک شخص کا پیچھا کیا اور اس پر تلوار کا وار کیا لیکن اس کا وار اس شخص سے تو چوک گیا اور تلوار خود اس حملہ کرنے والے (مسلمان) کو جا لگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانو! یہ تمہارا بھائی ہے۔ اس پر لوگ اس کی طرف دوڑے اور اسے فوت شدہ پایا۔ تب رسول ﷺ نے اسے اس کے انہی خون آلود کپڑوں میں لپیٹ دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا یہ شہید ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور میں اس کے لئے گواہ ہوں۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا تھا اُس نے کچھ کہا تھا تو آپؐ نے فرمایا: بس کر، اب تو میں اپنی ہی امت پر گواہی دینے کے قابل ہو گیا ہوں، مجھے فکر ہے کہ میری امّت کو میری گواہی کی وجہ سے سزا ملے گی۔" (الحکم۔ جلد ۷۔ نمبر ۹۔ بتاریخ ۱۰/مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے۔

(بدر۔ جلد ۷، نمبر ۱۹ و ۲۰۔ بتاریخ ۲۴/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اس مبارک امّت کے لئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے، توریت میں خدا تعالیٰ نے انتقامی امور پر زور دیا تھا اور انجیل میں عفو اور درگزر پر زور دیا تھا اور اس امّت کو موقعہ شناسی اور وسط کی تعلیم ملی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکذالک جعلنکم امّةً وّسطًا یعنی ہم نے تم کو وسط پر عمل کرنے والے بنایا اور وسط کی تعلیم تمہیں دی، سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب۔ صفحہ ۱۲۶)

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ . قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ . اٰمَنَّا بِاللّٰهِ . وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (سورۃ آل عمران:۵۳)۔ پس جب عیسیٰ نے اُن میں انکار (کا رجحان) محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

سورۃ النساء کی بیالیسویں آیت ہے: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾۔ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لے کر

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

آئیں گے۔ اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِصَلَاتِهٖ. ”اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ !رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلُّهُمْ اِخْوَةٌ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَ اَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ۔ (ابوداؤد، کتاب الوتر، بابٌ ما یَقُوْلُ الرَّجُل اذا سَلَّم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مَیں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو رب ہے اور تو واحد ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مَیں اس بات پر گواہ ہوں کہ محمدؐ تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مَیں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے آپس میں بھائی ہیں۔ اے اللہ! جو ہمارا بھی رب ہے اور ہر چیز کا بھی رب ہے مجھے اور میرے اہل کو دنیا اور آخرت کی ہر ساعت میں اپنا مخلص بنا۔ اے جلال و اکرام والے خدا! میری دعا کو سن اور اسے قبول فرما“۔ (ابوداؤد، کتاب الوتر، بابٌ ما یَقُوْلُ الرَّجُل اذا سَلَّم)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ النساء کی آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء: ۴۲) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ اس پر عبد اللہ بن مسعودؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے تو آپ نے قرآن سکھایا ہے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا: مَیں پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اس پر مَیں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی تو جب میں اس آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء: ۴۲) پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ رونے لگے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں آنحضور ﷺ کی یہ کیفیت دیکھ کر مَیں نے قرآن پڑھنا بند کر دیا۔

سدّیؒ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت رسل کی طرف سے یہ شہادت دے گی کہ انہوں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنی اُمّت کی اس تصدیق کی گواہی دیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾۔

اور حضرت عیسیٰؑ سے حکایتاً قرآن کریم میں آتا ہے کہ انہوں نے کہا ﴿كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾۔ اہل عرب کی عادت میں سے یہ ہے کہ وہ اس شے کا بارہ میں جس کے واقعہ ہونے کی وہ توقع رکھتے ہیں کہتے ہیں ”كَيْفَ بِكَ اِذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا“۔ یعنی تیری اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب فلاں فلاں معاملہ واقعہ ہوگا۔ اور جب فلاں شخص فلاں کام کرے گا یا فلاں وقت آئے گا؟ اسی طرح اس کلام سے یہ مراد ہے کہ قیامت کے روز اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب ہر اُمّت پر اللہ تعالیٰ اس کے رسول کو گواہ کے طور پر لائے گا۔ اور تمہیں (اے محمدؐ!) ان سب پر گواہ کے طور پر لائے گا۔ اور اس سے مراد آنحضورؐ کی وہ قوم ہے جو قرآن کی مخاطب ہے جن کو آنحضور ﷺ نے دیکھا اور جن کے حالات کو آپؐ جانتے ہیں پھر ہر زمانہ کے لوگ اپنے دیگر لوگوں پر جنہیں وہ دیکھیں گے اور جن کے احوال کا وہ مشاہدہ کریں گے گواہی دیں گے۔ اسی معنی میں عیسیٰؑ نے ﴿كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾ فرمایا ہے۔

(تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”اللہ جلّ شانہٗ نے اسلامی امّت کے کُل لوگوں کے لئے ہمارے نبی ﷺ کو شاہد ٹھہرایا ہے اور فرمایا:...... وَ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ (شہادۃ القرآن۔ صفحہ ۶۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

”جب اُن قوموں میں ایک مدت دراز گزرنے کے بعد باہمی تعلقات پیدا ہونے شروع ہوگئے اور ایک ملک کا دوسرے ملک سے تعارف اور شناسائی اور آمد و رفت کا کسی قدر دروازہ بھی کھل گیا اور دنیا میں مخلوق پرستی اور ہر ایک قسم کا گناہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔ تب خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کو دنیا میں بھیجا تا بذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالم کی طبائع کے لئے مشترک ہے، دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنا دے اور جیسا کہ وہ واحد لاشریک ہے اُن میں بھی ایک وحدت پیدا کرے اور تا وہ سب مل کر ایک وجود کی طرح اپنے خدا کو یاد کریں اور اُس کی وحدانیت کی گواہی دیں اور تا پہلی وحدت قومی جو ابتدائے آفرینش میں ہوئی اور آخری وحدت اقوامی جس کی بنیاد آخری زمانہ میں ڈالی گئی یعنی جس کا خدا نے آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا، یہ دونوں قسم کی وحدتیں خدائے واحد لاشریک کے وجود اور اُس کی وحدانیت پر دوہری شہادت ہو کیونکہ وہ واحد ہے اس لئے اپنے تمام نظام جسمانی اور روحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے۔“

(چشمہ معرفت۔ صفحہ ۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۱۸۸۲ء کا:

”کچھ عرصہ ہوا...... ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں۔ بلکہ شاید کچھ عربی دان بھی ہیں۔ اور واعظ قرآن ہیں۔ اور خاص امرتسر میں رہتے ہیں۔ اتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سیر کرتے کرتے یہاں بھی آگئے...... چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اس عاجز پر انہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارے میں اُن کے دل میں تھی“ (کہ الہام انسان کے دماغی خیالات ہی کا نام ہے) یہ رائے انہوں نے ”مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی۔ اس لئے دل میں بہت رنج گزرا۔ ہر چند معقولی طور پر سمجھایا گیا کچھ اثر مترتب نہ ہوا۔ آخر توجہ الی اللہ تک نوبت پہنچی۔ اور ان کو قبل از ظہور پیشگوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دعا کی جائے گی کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعا بہ پایۂ اجابت پہنچ کر کوئی ایسی پیشگوئی خداوند کریم ظاہر فرماوے۔ جس کو تم بچشم خود دیکھ جاؤ۔

سو اس رات اس مطلب کے لئے قادر مطلق کی جناب میں دعا کی گئی علی الصباح بہ نظر کشفی ایک خط دکھلایا گیا۔ جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ آئی ایم کورلر (I am Quarreller)۔ اور عربی میں یہ لکھا ہوا ہے۔ هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ اور یہی الہام حکایۃً عن الکاتب القا کیا گیا۔ اور پھر وہ حالت جاتی رہی۔

چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا۔ اس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر اور اس آنے والے خط سے مطلع کر کے پھر اسی وقت ایک انگریزی خوان سے اس انگریزی فقرہ کے معنے دریافت کئے گئے۔ تو معلوم ہوا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں۔ سو اس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنے والا ہے اور هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ جو کاتب

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

کی طرف سے دوسرا فقرہ لکھا ہوا دیکھا تھا اس کے یہ معنے کھلے کہ کاتبِ خط نے کسی مقدمہ کی شہادت کے بارے میں وہ خط لکھا ہے۔

اُسی دن حافظ نور احمد صاحب بہ باعثِ بارشِ باران امرتسر جانے سے روکے گئے۔ اور درحقیقت ایک سماوی سبب سے ان کا روکا جانا بھی قبولیتِ دعا کی ایک جز تھی۔ تا وہ جیسا کہ ان کے لئے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی گئی تھی پیشگوئی کے ظہور کو بچشمِ خود دیکھ لیں۔ غرض اُس تمام پیشگوئی کا مضمون ان کو سنا دیا گیا۔ شام کو اُن کے روبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم ومالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امرتسر سے آیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اسی کتاب کا کاتب ہے عدالتِ خفیفہ میں نالش کی ہے۔ اور اس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے۔ اور ساتھ اس کے ایک سرکاری سمن بھی آیا۔ اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ الہامی یعنی هٰذَا شَاهِدٌ نَزَّاغٌ جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے۔ ان معنوں پر محمول معلوم ہوا کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دل میں بہ یقین کامل یہ مرکوز تھا کہ اس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہوگی بباعث وثاقت اور صداقت اور نیز بااعتبار اور قابلِ قدر ہونے کی وجہ سے فریق ثانی پر تباہی ڈالے گی۔ اور اسی نیت سے مہتمم مذکور نے اس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی۔ اور سمن جاری کرایا۔

اور اتفاق ایسا ہوا کہ جس دن یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور امرتسر جانے کا سفر پیش آیا۔ وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا۔ سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے روبرو پوری ہوگئی۔ یعنی اُسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا۔ روپیہ آگیا۔ اور امرتسر بھی جانا پڑا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ صفحہ ۴۷۱۔۴۷۲۔۴۷۴۔حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵ تا ۵۷۔ مطبوعہ ربوہ ۱۹۶۹ء)

الہام 1883ء: "ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالیشان حاکم یا بادشاہ کا ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے۔ اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں، بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے، وہ جلد نکالو۔ پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایاتِ الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں۔ اور یقین کامل ہے کہ اُس قوت ایمان اور اخلاص اور توکّل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہوگئے ہیں، پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا کہ ہر ایک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔" (مکتوبات احمدیہ۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۱۹۔۲۰)

"خداتعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا نئے نشانوں کے ساتھ قرآن کریم کی سچائی غافل لوگوں پر ظاہر کی جائے۔ اسی کی طرف الہام الٰہی میں اشارہ ہے کہ "پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تفسیر سورۃ الجمعہ۔ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی)

الحمد للہ ، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

مذہبی تقدس کی سزا از صفحہ نمبر ۱۲

(۳)...... ﴿مَا يَاْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُ وْنَ﴾ (الحجر 15:12) اور کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس سے تمسخر کرتے تھے"۔

(۴)...... ﴿وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا. اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ (الانبیاء 21:37) اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر ہنسی کا نشانہ (یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمٰن کے ذکر سے منکر ہیں۔

(۵)...... ﴿كَذٰلِكَ مَا اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ﴾ (الذاریٰت 51:53) اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف کبھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔

(۶)...... ﴿وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ﴾ (الحجر 15:7) اور انہوں نے کہا اے وہ شخص جس پر ذکر اتارا گیا ہے! یقیناً تو مجنون ہے۔

(۷)...... ﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ. بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ﴾ (المومنون 23:71) یا وہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہوگیا ہے۔ نہیں! بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر آیا ہے جبکہ ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں۔

(۸)...... ﴿...... اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل 17:48) جب ظالم لوگ کہتے ہیں کہ ہم محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہیں جو سحر زدہ ہے۔

(۹)...... ﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِ يْنَ﴾ (الحجر 15:96) یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں۔

(۱۰)...... ﴿وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ......﴾ (فاطر 35:26) اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو یقیناً جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی جھٹلا چکے ہیں ......۔

(۱۱)...... ﴿بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ (الانبیاء 21:6) اس کے برعکس انہوں نے یہ کہا کہ یہ تو پراگندہ خوابیں ہیں بلکہ اس نے یہ بھی افترا کیا ہے۔ درحقیقت یہ تو محض ایک شاعر ہے۔ پس چاہئے کہ یہ ہمارے پاس کوئی بڑا نشان لائے۔ جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(۱۲)...... ﴿قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ......﴾ (النحل 16:102) وہ کہتے ہیں تو صرف ایک مفتری ہے۔

(۱۳)...... ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ﴾ (النحل 16:104) اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں اسے کسی بشر نے سکھایا ہے۔

(۱۴)...... ﴿يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا. قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ﴾ (الحجرات 49:18) وہ تجھ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں۔ تو کہہ دے مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتایا کرو۔

(۱۵)...... ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ. قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ﴾ (النحل 16:25) اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کیا ہے جو تمہارے رب نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

(۱۶)...... ﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ (حٰمٓ السجدہ 41:27) اور ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تاکہ تم غالب آجاؤ۔

(۱۷)...... ﴿ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ. فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الحجر 15:92-94) جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (یا پھاڑ دیا) تو تیرے رب کی قسم ہم یقیناً ان سب سے ضرور پوچھیں گے اس کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۱۸)...... ﴿ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا﴾ (الاحزاب 33:49) اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو اور ان کی ایذا رسانی کو نظرانداز کردے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

(۱۹)...... ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ......﴾ (طٰه 20:131) پس جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر۔

آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کے بارہ میں جس قسم کی گستاخانہ باتیں خود آپؐ کے زمانہ میں کافر اور منافق کیا کرتے تھے اس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اور یہ بھی کہ خداتعالیٰ نے آنحضرتؐ کو ان باتوں پر صبر کرنے اور انہیں نظرانداز کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ سب نبیوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ ہم پر بھروسہ رکھو اور ان باتوں کو ہم پر چھوڑ دو۔ ہم خود ہی تیری طرف سے ان کے مقابلہ کے لئے کافی ہیں اور ہم خود ہی اس کی سزا دیں گے۔ اور اللہ ہی تمہارا وکیل و کفیل ہوگا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ آج اگر کوئی غیر مسلم یا منافق آنحضرت ﷺ کو کانوں کا کچا، مجنون، جادوگر، دیوانہ، مسحور، کاذب، مفتری، شاعر کہے، ہنسی مذاق کا نشانہ بنائے یا قرآن کے اوراق مقدسہ کو ظاہری یا معنوی لحاظ سے ٹکڑے ٹکڑے کردے، اسے محض شاعرانہ کلام سنی سنائی کہانیاں، پراگندہ خوابوں کا مجموعہ قرار دے اور لوگوں کو کہے کہ اس کو مت سنو اور جب پڑھا جائے تو خوب شور ڈالو تو کیا وہ ہتک رسول اور ہتک قرآن (بلاسفیمی) کا مرتکب ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اگر ایسی گستاخیوں کی سزا خدا نے خود اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور کسی دوسرے انسان کو حتی کہ آنحضرت ﷺ کو بھی ایسے فعل کی جسمانی یا دنیوی سزا کا اختیار نہیں دیا تو کیا وہ مُلّاں اور حکومتیں جو خدا کے احکام اور سنت رسول کے خلاف سزا کا اختیار خدا کے ہاتھ سے چھین کر خود اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں کیا وہ خود سنگین بلاسفیمی (توہین رسول اور توہین قرآن) کے مرتکب ٹھہرتے ہیں یا نہیں؟

جلسہ سالانہ کے

عظیم الشان اغراض ومقاصد اور ہمارا فرض

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے سایہ میں انشاءاللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۶واں جلسہ سالانہ، جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے مرکزی جلسہ سالانہ کا رنگ رکھتا ہے، اسلام آباد (ٹلفورڈ، سرے) میں جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار ۲۶/تا ۲۸/جولائی ۲۰۰۲ء منعقد ہوگا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس میں رونق افروز ہونگے اور خطابات فرمائیں گے۔ انشاءاللہ۔

یہ جلسہ اسی مبارک جلسہ سالانہ کی کڑی ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی اور اپنی مقدس تحریرات کے ذریعہ اس کی عظمت واہمیت اور افادیت کا اعلان فرمایا۔ اور ان لوگوں کو اپنی محبت بھری دعاؤں سے نوازا جو اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

۱۸۹۲ء میں جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے جلسہ میں ۷۵۔افراد شامل ہوئے جبکہ دوسرے جلسہ میں شرکاء کی تعداد ۵۰۰ ہوگئی لیکن بعض وجوہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء کے جلسہ کو ملتوی فرما دیا۔ اس کی وجوہات اور اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے ایک تفصیلی اشتہار شائع فرمایا جس سے اس جلسہ سالانہ کے اصل مقصد کی اور جلسہ کی بنیادی اغراض کی بھرپور وضاحت ہوتی ہے نیز یہ بات پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کو کیا کرنا چاہئے اور کن باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ درد بھری تحریر، جو جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے، اصلاح نفس کے لئے بار بار توجہ سے پڑھنے اور یاد رکھنے والی ہے۔ اس طویل اشتہار کا ایک حصہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زیر عنوان "التوائے جلسہ ۲۷/دسمبر ۱۸۹۳ء" تحریر فرماتے ہیں:

"ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ چند ایسے وجوہ ہم کو پیش آئے جنہوں نے ہماری رائے کو اس طرف مائل کیا کہ اب کی دفعہ اس جلسہ کو ملتوی رکھا جائے۔ اور چونکہ بعض لوگ تعجب کریں گے کہ اس التوا کا موجب کیا ہے لہذا بطور اختصار کسی قدر ان وجوہ میں سے لکھا جاتا ہے:

اوّل یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ اور ان کے اندر خداتعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔

لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا۔ بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں۔ اور بعض اس مجمع کثیر میں اپنے اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی ان کے لئے موجب ابتلا ہو گیا۔ اور پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ جلسہ کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر اب تک اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا۔ اور اس تجربہ کے لئے یہ تقریب پیش آئی کہ ان دنوں سے آج تک ایک جماعت کثیر مہمانوں کی اس عاجز کے پاس بطور تبادل رہتی ہے یعنی بعض آتے اور بعض جاتے ہیں۔ اور بعض وقت یہ جماعت سو سو مہمان تک بھی پہنچ جاتی ہے اور بعض وقت اس سے کم۔ لیکن اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خود غرضی کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور اگر کوئی بیچارہ عین ریل چلنے کے قریب اپنی گٹھڑی کے سمیت مارے اندیشہ کے دوڑتا دوڑتا ان کے پاس پہنچ جاوے تو اس کو دھکے دیتے اور دروازہ بند کر لیتے ہیں کہ ہم میں جگہ نہیں حالانکہ گنجائش نکل سکتی ہے۔ مگر سخت دلی ظاہر کرتے ہیں اور وہ ٹکٹ لئے اور بقچہ اٹھائے اِدھر اُدھر پھرتا ہے اور کوئی اس پر رحم نہیں کرتا مگر آخر ریل کے ملازم جبراً اس کو جگہ دلاتے ہیں۔ سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے اور جب تک مہمانداری کے پورے وسائل میسر نہ ہوں اور جب تک خداتعالیٰ ہماری جماعت میں اپنے خاص فضل سے کچھ مادہ رفق اور نرمی اور ہمدردی اور خدمت اور جفاکشی کا پیدا نہ کرے تب تک یہ جلسہ قرین مصلحت معلوم نہیں ہوتا حالانکہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض للہ سفر کرکے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کرکے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہو۔ **مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کی تلاش کرتا ہے۔ اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔** کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے باتیں کرسکتے ہیں۔

اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے۔ بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ ورنہ بغیر اس کے ہیچ ہے۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔

مَیں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں۔ بلکہ وہ علّت غائی جس کے لئے مَیں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔ پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں.........۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز کی بیعت کرکے اور عہد توبہ نصوح کرکے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السَّلَامُ عَلَيْكَ نہیں کرسکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بد امن ہوتے ہیں۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کرلیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں جن پر خداتعالیٰ کا فضل ہے، جو نصیحتوں کو سن کر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن مَیں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں.........۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور مَیں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اُٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر میرا کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے.........."۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳۹ تا ۴۴۳)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad, BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

بقیہ: رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"
دعوت اسلام کا صدسالہ عالمی سفیر
از صفحہ نمبر ۴

کھیلوں میں کئے جاتے ہیں"۔

......☆......☆......☆......

(۷)

Dr.M.W.VanDenburg, M.D.,

(Mount Vernon N.Y.)

"Through your kindness we have had a number of copies of the 'Review of Religions' for which I desire to express my thanks. I have for a long time desired to get some first-hand information regarding Islam at the present day, and was much interested in the contents of the various numbers of Review."

ڈاکٹر وان ڈنبرگ، امریکہ:

"آپ کی مہربانی سے ریویو آف ریلیجنز کی کئی کاپیاں مجھے پہنچی ہیں جس کے لئے مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری بڑی مدت سے یہ خواہش تھی کہ اسلام کے متعلق صحیح باتیں معلوم ہوں جو مسلمانوں کی طرف سے ہوں اور مَیں نے ریویو کے مختلف نمبروں کو بہت ہی دلچسپی سے پڑھا ہے"۔

......☆......☆......☆......

(۸)

Benjamin Judkins,

(San Diego, California)

"Your letter dated December 10th 1904, was delivered on Saturday 13th ,and packet of Review of Religions on Sunday 5 p.m. January 14th 1906.I shall be glad to receive such literature in the Moslem faith as you may see fit to send from time to time....... I see no reason why peace, comfort and plenty should not cover the earth by the spread of a knowledge of Islam."

بنجمن جڈکنز۔ سین ڈیاگو، کیلیفورنیا:

"مجھے ریویو آف ریلیجنز کا پیکٹ ۱۴ر جنوری ۱۹۰۶ء کو پہنچا۔ مَیں بہت خوش ہوں گا کہ مجھے اسلام کے متعلق ایسے رسالے پہنچتے رہیں جن کا بھیجنا آپ مناسب سمجھیں .... مَیں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں صلح اطمینان اور آسائش زمین پر اسلام کی تعلیم پھیلنے سے نہ بڑھ جائے گی"۔

......☆......☆......☆......

(۹)

Djaffar Mortimore

(Birkenhead)

"I must thank you very much for your kindness in sending the copies of the *'Review of Religions'* which are most instructive and interesting, and I shall be glad to receive as suggested the copies as mentioned in your welcome letter. I showed your letter to Sheikh Abdullah Quilliam and he suggested to me that I might catalogue them in the Islamic Library. I very much admire the simplicity of the arguments."

جعفر مارٹیمر۔ انگلستان:

"مَیں آپ کی مہربانی کا بہت ہی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی کاپیاں مجھے بھیجیں جن سے بہت ہی مفید اور نہایت دلچسپ تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ اور مَیں نہایت خوش ہوں گا اگر جیسا کہ آپ نے لکھا ہے اس کی کاپیاں مجھے پہنچتی رہیں۔ مَیں نے آپ کی چٹھی عبداللہ کولیم کو دکھائی تھی جنہوں نے یہ تجویز کی کہ یہ رسالے اسلامی کتب خانہ میں محفوظ کئے جاویں۔ مَیں آپ کے دلائل کی سادگی کی نہایت ہی تعریف کرتا ہوں"۔

......☆......☆......☆......

(۱۰)

Yehya-en-Nasir Parkinson, (Kilwinning)

"I beg to acknowledge, and thank you for ,the copies of the *'Review of Religions'*. so kindly sent me...... I have been for the past year taking copies of the paper from Luzac & Co., and I am exceptionally well pleased with it; you are doing good work and I wish you every success."

یحییٰ الناصر پارکنسن:

"مَیں ریویو آف ریلیجنز کی کاپیوں کے لئے جو آپ نے مہربانی کر کے بھیجی ہیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گزشتہ سال میں ریویو آف ریلیجنز کے پرچے میں لیوزک کی کمپنی سے لیتا رہا ہوں اور ان کو پڑھ کر مَیں بہت خوش ہوتا ہوں۔ آپ ایک نیکی کا کام کر رہے ہیں اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ کو کامیابی ہو"۔

......☆......☆......☆......

(۱۱)

N.Stephen, Esqr.,

(Liverpool)

"I have first to thank you for the number of *'Review of Religions'* kindly sent me. I have read them with much pleasure and interest, and reserve them for a more careful reading as time permit."

این سٹیفن۔ لیورپول:

"اوّل مَیں آپ کا شکریہ ریویو آف ریلیجنز کے نمبروں کے لئے کرتا ہوں جو آپ نے مہربانی کر کے مجھے بھیجے ہیں۔ مَیں نے ان کو بڑی خوشی اور دلچسپی سے پڑھا ہے۔ اور ابھی پھر فرصت نکال کر دوبارہ غور سے پڑھوں گا"۔

......☆......☆......☆......

کچھ اور تاثرات

اندرون ملک میں پہلے ہی سال اس سے متأثر ہو کر کئی سعید روحوں نے حق قبول کیا بلکہ مدراس کے ایک ہندو دوست رسالہ کا اپنی زبان میں ترجمہ سن کر حضرت اقدس کی زیارت کے شوق میں قادیان بھی پہنچے۔ (البدر ۲۱ر نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۹)۔

☆...... علاوہ ازیں ملک کے اسلامی اخبارات نے اس پر تبصرے لکھے۔ چنانچہ رسالہ "البیان" (لکھنؤ) نے لکھا:

"ریویو آف ریلیجنز ہی ایک ایسا پرچہ ہے جس کو خالص اسلامی پرچہ کہنا صحیح ہے۔ ہم نے اس کے کئی نمبر دیکھے اور ہم کو اس امر کے ظاہر کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ عربی میں المنار اور اردو میں "ریویو آف ریلیجنز" سے بہتر پرچے کسی زبان میں شائع نہیں ہوتے۔ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہئے کہ ہندوستان میں ایک ایسا رسالہ نکل رہا ہے جس کے زوردار مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے"۔

(رسالہ البیان جلد ۴ نمبر ۵۵ صفحہ ۲۲ بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو دسمبر ۱۹۰۵ء سرورق صفحہ ۲)

پھر لکھا کہ: ہندوستان کا بہترین اسلامی میگزین ہے"۔ (رسالہ البیان جلد ۵ صفحہ ۲۶۰)

☆...... رسائل کے علاوہ عوام نے بھی اس رسالہ کا بڑا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ A.H.Macbean آف کانگڑہ انڈیا نے لکھا:

"I have read your magazine, entitled the Review of Religions which is very ably written.I have been studying Islam for more than thirteen years and I have done my best to procure every book written on Islam in English language whether by a Muslim or a non-Muslim author, so that I have now a library of Islamic literature. But I have not come accross a single book in which Islam has been defended by a powerful hand as in your valuable journal."

"مَیں نے آپ کے رسالہ کو جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے ساتھ لکھا گیا ہے پڑھا۔ مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ اور مَیں نے جس قدر ممکن تھا کوشش کر کے انگریزی زبان میں جس قدر کتابیں اسلام پر لکھی گئی ہیں (خواہ ان کے مصنف مسلمان تھے یا غیر مسلمان) سب جمع کی ہیں اور اب اسلامی مذہب کا ایک خاصہ کتب خانہ میرے پاس جمع ہو گیا ہے مگر اب تک مَیں نے ایک بھی ایسی کتاب نہیں پڑھی جس میں اسلام کی حمایت اس قدر زور سے کی گئی وہ جیسا آپ کے شاندار پرچے میں۔ مَیں آپ کو اس قابل قدر پرچے کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے مبارکباد دیتا ہوں۔ مَیں نے اب تک کوئی ایسی کتاب یا پرچہ نہیں پڑھا جس میں اسلام کی حمایت اس زبردست اور طاقتور ہاتھ سے کی گئی ہو جیسے آپ کے اس رسالہ میں کی جاتی ہے"۔

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو۔ دسمبر ۱۹۰۵ء سرورق)

☆...... اخبار "ملت" لاہور نے لکھا:

"اب تک جتنے اعلیٰ اور بے نظیر مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ مرزا صاحب کے اصول مناظرہ کے مطابق یورپین لوگوں کی نظروں سے گزرے ہیں۔ انہوں نے یورپ کی مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے اور پادریوں کے گروہ ماتم زدہ نظر آ رہے ہیں۔ ان مضامین نے کثیر التعداد یوروپین لوگوں کو اسلام کے روحانی چشمہ سے سیراب کر دیا ہے اور ابھی اس کا فیض جاری ہے"۔

(بحوالہ الحکم ۷ر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۴)

......☆......☆......☆......

دو ایمان افروز چشمدید واقعات

سیدنا حضرت مسیح موعود کے صحابی اور حضرت مولانا محمد علی صاحبؓ خسر معظم و مکرم جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (ولادت اکتوبر ۱۸۷۶ء۔ بیعت ۱۹۰۲ء وفات ۲۱ر اپریل ۱۹۴۳ء) تحریر فرماتے ہیں:

"ضلع سرگودھا پنجاب کے ایک زمیندار چودھری حاکم علی صاحب نے جو احمدی تھے انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز مسٹر میلکم ہیلی کے نام مفت جاری کروا دیا جو مہتمم آبادی ضلع سرگودھا تھے۔ (یہی ہیلی صاحب بعد میں سر میلکم ہیلی کے نام سے گورنر پنجاب بنے اور بعد میں گورنر یو۔پی۔ بھی ہو گئے تھے) رسالہ کے جاری ہونے کے کچھ عرصہ کے بعد چودھری صاحب موصوف ہیلی صاحب سے ملے تو صاحب بہادر نے کہا کہ تم نے یہ رسالہ جاری کروا کے مجھے تکلیف میں ڈال دیا۔ چودھری صاحب نے پوچھا کہ وہ کیونکر؟ صاحب بہادر نے فرمایا کہ "جب مَیں اس کو پڑھتا ہوں تو مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اس فکر میں مجھے راتوں نیند نہیں آتی"۔

اسی طرح کا دوسرا واقعہ فقیر افتخار الدین صاحب نائب مہتمم بندوبست راولپنڈی نے خاکسار مؤلف کو سنایا تھا۔ کسی معزز انگریزی افسر کے نام یہ رسالہ مفت آتا تھا۔ اس نے ایک دن فقیر صاحب سے کہا کہ آپ اس رسالہ کو کیا بند نہیں کروا سکتے؟ انہوں نے وجہ پوچھی تو کہا کہ:

"جب یہ رسالہ آتا ہے تو پڑھے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ اور جب پڑھتا ہوں تو راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے۔ اور مَیں ڈرتا رہتا ہوں کہ مَیں ایک دن حق نہ قبول کرنے کی وجہ سے خدا کا مجرم ہوں"۔

("مجدد اعظم" حصہ دوم صفحہ ۸۳۵۔ ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور طبع اول دسمبر ۱۹۴۰ء)

اپنی مرضی چھوڑ دو تم اس کی مرضی کے لئے
جو ارادہ وہ کرے تم بھی کرو وہ اختیار
(کلام محمود)

اسلام میں

مذہبی تقدس کی توہین (Blasphemy) کی سزا

(خالد سیف اللہ خان - آسٹریلیا)

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت "بلاسفیمی" کے جرم کی سزا موت اور غیر محدود جرمانہ مقرر ہے۔ "بلاسفیمی" کا مطلب ہے کہ کسی فعل قول یا تحریر کے ذریعہ خدا، رسول، قرآن، مقدس افراد و مقامات، مذہبی عبادات و رسومات اور شعائر اسلام جو اسلام کا امتیازی نشان ہوتے ہیں ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی یا بے ادبی کا مرتکب ہوا ہو۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ MRP1718 جو ۱۹۹۳ء کا ہے، کے مطابق کسی احمدی کا شعائر اسلام کو استعمال کرنا بھی "بلاسفیمی" کے دائرہ میں آتا ہے۔ جج نے لکھا کہ احمدیوں کا اپنا کچھ نہیں سب کچھ اسلام کا لیا ہے لیکن اسے جماعت اور اس کے بانی کی طرف منسوب کر کے توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی چونکہ مسلمان ہیں اس لئے یہ ان عقائد و اعمال عبادات اور شعائر اسلام کو ہی استعمال کر سکتے ہیں جو خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ نے سکھائے ہیں۔ جب سے جماعت بنی ہے وہ اس پر قائم ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں جو جماعت کے وجود میں آنے کے بعد محض غیر احمدیوں کو اشتعال دلانے کے لئے جاری کی گئی ہو۔ مذہب خدا کی طرف سے آتے ہیں خود نہیں گھڑے جاتے۔ اس لئے جماعت کے لئے کسی ایسے مشورہ پر عمل کرنا بلکہ ایسا سوچنا بھی ممکن نہیں کہ احمدی اپنے لئے اسلام سے مختلف مذہبی اصطلاحات، القابات، جملے اور دیگر شعائر خود گھڑلیں، نعوذ باللہ۔ دوسری طرف اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے یا اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کا "مرتکب پایا جاتا ہے" تو اسے اپنے آپ کو مصنوعی طور پر مسلمان ظاہر کرنے اور اس طرح اسلام کی توہین یا بلاسفیمی کا مجرم گردانا جاتا ہے اور یوں بوجہ اس کے کہ اسلام زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہوتا ہے جس سے علیحدگی اسلام چھوڑے بغیر ممکن نہیں اس لئے پاکستان میں ایک احمدی کا وجود ہی ایک مسلسل جاری رہنے والا جرم بن جاتا ہے۔ پوری دنیا میں اور ساری تاریخ مذہب میں ایسا نامعقول فیصلہ جو ﴿لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ کے الٰہی حکم کے بھی خلاف ہے، شاید ہی کبھی گزرا ہو۔

"بلاسفیمی" کے الزام کے تحت سینکڑوں احمدیوں پر پاکستان میں مقدمات بنائے جا چکے ہیں اور بہت سے افراد اب اس وقت بھی جیلوں میں بند ہیں جن کا جرم اس کے سوا کچھ نہیں کہ انہوں نے کہا ﴿رَبُّنَا اللّٰه﴾ یعنی ہمارا رب اللہ ہے اور اسی کے حکم سے اور اسی کی رضا کے لئے ہم نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اور تمہارے کوئی بھی ظلم ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے توڑ کر علیحدہ نہیں کر سکتے۔

"بلاسفیمی" کے کالے قانون کی گستاخی ملاحظہ ہو کہ اس نے کروڑوں احمدیوں کے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ پر بھی اپنا منحوس سایہ ڈالنے کی کوشش سے گریز نہیں کیا۔ مارچ ۱۹۹۸ء کے دوران ایک ممتاز احمدی کنور ادریس باجوہ صاحب جو صوبہ سندھ کے چیف سیکرٹری اور وزیر رہ چکے ہیں ان کے ایک تحریری بیان کی بنا پر جو انہوں نے روزنامہ جنگ کو دیا تھا "بلاسفیمی" کے قانون کے تحت ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ مقدمہ کی بنیاد ایک ایسے فقرہ پر تھی جو حضرت مرزا طاہر احمد اطال اللہ عمرہ و ایدہ بنصرہ العزیز کے اس ذاتی خط میں درج تھا جو آپ نے کنور ادریس صاحب کے نام لکھا تھا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ کو بھی اس مقدمہ میں ملزم ٹھہرایا گیا تھا۔ وہ فقرہ جو مخالفوں کو بہت ناگوار گزرا تھا وہ یہ تھا:

"نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم"۔

کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اس کے معزز رسول (محمدؐ) پر درود بھیجتے ہیں۔ بعد میں آنے والی نسلیں اور قومیں جب اس معزز و محبوب "جرم" کے بارہ میں پڑھیں گی جو خلیفہ وقت پر لگایا گیا تھا تو پتہ نہیں وہ الزام لگانے والوں کے بارہ میں کیا سوچیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف لگائے جانے والے "بلاسفیمی" کے تمام الزامات ہی جھوٹے ہیں۔ بھلا کوئی کلمہ گو احمدی جو اللہ کو اپنا رب اور محمدؐ کو اپنا نبی مانتا ہو اور جن کے آقا و مطاع نے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں کہا تھا ۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے۔ مَیں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے

وہ آنحضرت ﷺ کی توہین کر کس طرح سکتا ہے۔

"بلاسفیمی" کا قانون نہ صرف اس مذہبی آزادی کے منافی ہے جو قرآن کریم نے تمام انسانوں کو دی ہے بلکہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کے بھی خلاف ہے جس میں مذہب و عقیدہ کی آزادی تمام انسانوں کا بنیادی حق تسلیم کی گئی ہے۔ اور جس کو بشمول پاکستان تمام مسلمان ملکوں نے تسلیم کر رکھا ہے (سوائے سعودی عرب اور یمن کے)۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے تو پھر اس کا کوئی بھی مذہب و عقیدہ ہو اسے محض اپنے عقیدہ کے اظہار اور پُرامن عمل کی بنا پر "بلاسفیمی" کا مرتکب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آج دنیا کی دو تہائی آبادی غیر مسلم ہے اور وہ آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کو تسلیم نہیں کرتی، نہ وہ یہ مانتی ہے کہ قرآن نے ان کی مذہبی کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور محمدؐ کی نبوت نے ان کے اپنے قومی نبیوں کی نبوت کو منسوخ کر دیا ہے اور اب خدا کے نزدیک قابل قبول مذہب صرف اسلام ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن اور آنحضرت ﷺ کی سچائی کا قائل ہو تو وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو جائے اور اپنی کتاب اور مذہبی رہنماؤں کے ساتھ کیوں چمٹا رہے۔ تو اگر خلاف اسلام عقیدہ رکھنا بلاسفیمی ہے تو کیا دنیا کی ۷۵ فیصد آبادی اس جرم کی مرتکب ہو رہی ہے اور اگر یہ جرم ہے تو اس کی سزا کا اختیار خدا نے کس کو دیا ہے؟

حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب "Islam's Response to Contemporary Issues" میں قرآن کریم کی روشنی میں بلاسفیمی کا مفصل جائزہ لیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جہاں تک اظہار و بیان کی آزادی کا تعلق ہے اسلام نے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔ مذہبی تقدس کی توہین بلاشبہ اخلاقی اعتبار سے قابل مذمت ہے مگر اسلام نے اس کی کوئی ظاہری سزا مقرر نہیں کی۔ اس دور میں اگرچہ عام طور پر تو یہی خیال کیا جاتا ہے کہ مذہبی توہین کی اسلام نے سزا مقرر کی ہے لیکن میں نے قرآن کریم کا بار بار گہری توجہ کے ساتھ وسیع مطالعہ کیا ہے' مجھے ایک آیت بھی ایسی نہیں ملی جس میں مذہبی اہانت کو ایسا جرم قرار دیا گیا ہو جس کی سزا دینا کسی انسان کے اختیار میں ہو۔ **اگرچہ قرآن کریم کسی بھی قسم کی ناشائستہ حرکت اور ایسے بیہودہ قول و فعل کی اجازت نہیں دیتا جس سے دوسروں کے نازک جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ لیکن بایں ہمہ قرآن کریم نہ تو گستاخی اور اہانت کی اس دنیا میں کوئی سزا تجویز کرتا ہے اور نہ ہی اس بارہ میں کسی انسان کو سزا دینے کا کوئی اختیار دیتا ہے۔**"

مذہبی تقدس کی پامالی کا قرآن کریم میں پانچ جگہ ذکر آیا ہے۔ عمومی رنگ میں یہ مضمون اس آیت میں یوں بیان ہوا ہے۔ ﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا﴾

(سورۃ النساء آیت ۱۴۱)

ترجمہ۔ اور یقیناً اس نے تم پر کتاب میں یہ حکم اتارا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جا رہا ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔ ضرور ہے کہ اس صورت میں تم معاً ان جیسے ہی ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورۃ الانعام آیت ۶۹)

ترجمہ۔ اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے تمسخر کرتے ہیں تو پھر ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور اگر کبھی شیطان تجھ سے اس معاملہ میں بھول چوک کروا دے تو یہ یاد آ جانے پر ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

مذہبی تقدس کی اہانت کس قدر مکروہ اور بھیانک فعل ہے مگر اس کے خلاف کیا حسین ردّ عمل پیش کیا گیا ہے۔ ایک تو اسلام کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ مذہب کی توہین کرنے والے کو سزا دینے کا کام اپنے ہاتھوں میں لے لے۔ دوسرے وہ یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ ایسی حرکت کے خلاف احتجاج کے طور پر ان لوگوں کی مجلس سے اٹھ کر باہر آ جانا چاہئے جہاں مذہبی اقدار کا مذاق اڑایا جا رہا ہو اور تمسخر اور استہزا سے کام لیا جا رہا ہو۔ ایسے لوگوں کے خلاف کوئی سخت قدم اٹھانا تو درکنار قرآن کریم نے ان سے مستقل طور پر قطع کلامی کا حکم بھی نہیں دیا۔ قرآن کریم نے خوب کھول کر بتا دیا ہے کہ ایسے لوگوں سے علیحدگی صرف اس عرصے کے دوران ہو گی جس میں وہ اہانت کے مرتکب ہو رہے ہوں۔

پھر سورۃ الانعام کی ایک اور آیت میں بھی اہانت کا ذکر ہے جس میں صرف خدا تعالیٰ کی شان ہی میں گستاخی کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ بتوں اور دیگر فرضی معبودوں کی توہین کا سوال بھی امکانی طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس آیت کی تلاوت کرتے وقت انسان قرآنی تعلیم کے حسن کو دیکھ کر مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام آیت ۱۰۹)

ترجمہ۔ اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔اس طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

یہ بات بطور خاص توجہ کے لائق ہے کہ اس آیت میں براہ راست مخاطب مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کو مشرکوں کے بتوں اور دیگر فرضی خداؤں کی توہین کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو مخالف لوگ رد عمل کے طور پر خدا تعالیٰ کی اہانت کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توہین اور بتوں کی توہین کی اس امکانی بحث میں دونوں صورتوں میں کوئی جسمانی سزا تجویز نہیں کی گئی ہے۔اس تعلیم میں جو عملی سبق دیا گیا ہے وہ بڑی گہری حکمت اپنے اندر رکھتا ہے۔اگر کوئی شخص کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے تو دوسرے کو بھی ایسا کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور جب وہ جواباً ایسا ہی کرے گا تو پھر یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ جس مذہب کی توہین کر رہا ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے یا غلط' دونوں فریق جوابی کارروائی کرنے کا یکساں حق رکھتے ہیں۔پس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر مذہبی جرم کا ارتکاب ہوا ہے تو اس کا بدلہ بھی اسی نوعیت کا لیا جائے گا۔یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی کو جسمانی اذیت دی گئی ہو تو اس کا بدلہ بھی جسمانی اذیت ہی ہوگا۔اگرچہ شرط یہ ہوگی کہ بدلہ لینے میں کسی قسم کی کوئی زیادتی روا نہ رکھی جائے۔

قرآن مجید میں مذہبی اہانت کا ذکر حضرت مریم اور حضرت مسیح علیہما السلام کے تعلق میں بھی آیا ہے۔﴿وَبِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا﴾(سورۃ النساء آیت۱۵۷)

ترجمہ۔نیز ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کے مریم کے خلاف ایک بہت بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے۔

اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے کے یہود کے اس مذموم اور توہین آمیز موقف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔یہود نے یہ الزام لگایا تھا کہ حضرت مریم نعوذ باللہ پاک دامن نہیں ہیں۔لہذا حضرت مسیح کی ولادت بھی قابل اعتراض ہے۔یہود کا یہ الزام ان دونوں مقدس وجودوں کی شان میں سخت توہین اور گستاخی پر مشتمل ہے۔یہود کے اس الزام کو اس آیت میں بہتان عظیم یعنی بہت ہی بڑا اتہام قرار دیا گیا ہے اور اس انتہائی اذیت ناک گستاخی اور توہین کی بہت سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔مگر حیران کن بات یہ ہے کہ اس گستاخی کی کوئی جسمانی سزا تجویز نہیں کی گئی ہے۔

یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ یہود کی مذمت تو اس لئے کی گئی کہ انہوں نے حضرت مریم اور حضرت مسیح علیہما السلام کی توہین کی تھی مگر عیسائیوں کی مذمت خود خدا تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے پر کی گئی ہے۔عیسائیوں کی گستاخی یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ خدا کے ہاں اس کی بیوی کے ذریعے جو انسانوں میں سے تھی ایک بیٹا پیدا ہوا۔ قرآن مجید نے عیسائیوں کے اس الزام کو شر عظیم قرار دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود کسی قسم کی کوئی جسمانی سزا مقرر نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی انسانی عدالت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ خدا کی شان میں ایسی سخت گستاخی کرنے والوں کو کوئی سزا دے۔ قرآن مجید کی وہ آیت جس میں خدا تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے پر مسیحیوں کی مذمت کی گئی ہے، یہ ہے۔

﴿مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا﴾

(سورۃ الکہف:۶)

ترجمہ۔ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں' نہ ہی ان کے آباؤ اجداد کو تھا۔بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔

اب میں آخر میں ایک انتہائی نازک اور حساس مسئلے کی طرف آتا ہوں۔یہ معاملہ اس لحاظ سے بھی نازک ہے کہ آج کل کے مسلمان توہین رسالت کے متعلق پہلے سے بڑھ کر حساس واقع ہوئے ہیں۔ تاریخ اسلام میں مذہبی توہین کا ایک واقعہ ملتا ہے جو اس قدر سنگین ہے کہ خود قرآن کریم نے اسے ریکارڈ کیا ہے۔

یہ واقعہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے متعلق ہے جسے تاریخ اسلام میں رئیس المنافقین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ایک جنگی مہم سے واپسی کے دوران عبداللہ بن ابی بن سلول نے بعض دوسرے لوگوں کی موجودگی میں کہا کہ جونہی وہ مدینہ پہنچے گا تو وہاں کا سب سے معزز انسان وہاں کے سب سے ذلیل انسان کو مدینہ سے نکال باہر کرے گا۔

قرآن کریم اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔ ﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾.(سورۃ المنافقون آیت ۹)

ترجمہ۔وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا۔حالانکہ عزت تمام تر اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور مومنوں کی۔ لیکن منافق لوگ جانتے نہیں۔

اس فقرے میں آنحضرت ﷺ کی شان میں کی گئی گستاخی کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم خوب سمجھ گئے تھے۔اور اس جسارت پر ان کا خون غصے سے کھول رہا تھا۔انہیں اس کا اس قدر رنج تھا کہ اگر ان کو اجازت ہوتی تو وہ یقیناً عبداللہ بن ابی بن سلول کی تکا بوٹی کر کے رکھ دیتے۔ مستند روایات میں بیان ہے کہ اس واقعہ پر صحابہ اس قدر مشتعل تھے کہ خود عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے باپ کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔اس نے عرض کی کہ اگر کسی اور نے میرے باپ کو قتل کر دیا تو ایسا نہ ہو کہ بعد میں جہالت کی وجہ سے میرے دل میں اپنے باپ کے قاتل کے خلاف انتقام کا جذبہ بھڑک اٹھے۔اپنی یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی معمولی سی بے عزتی کا انتقام لینا صدیوں سے عربوں کی تہذیب کا حصہ تھا۔انتقام کا یہی رواج تھا جو غالباً اس کے ذہن میں تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ایسا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا بلکہ صحابہ میں سے کسی اور کو بھی اجازت نہ دی کہ اس منافق کو کسی قسم کی کوئی سزا دے۔ (ابن اسحاق بحوالہ سیرۃ النبی مصنفہ ابن ہشام حصہ سوم)

چنانچہ اس جنگی مہم سے واپس مدینہ آکر عبداللہ بن ابی بن سلول بلاخوف و خطر زندگی بسر کرتا رہا۔ بالآخر جب وہ اپنی طبعی موت مرا تو سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے کو اس کے باپ کے کفن کے لئے اپنا کرتہ عطا فرمایا۔ یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے خدا کی مغفرت مانگنے کا ایک نرالا انداز تھا۔

صحابہ کرامؓ کے دلوں میں اس وقت یہ خواہش ضرور پیدا ہوئی ہوگی کہ کاش وہ اپنا سب کچھ دے کر عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے سے وہ کرتہ اپنے لئے حاصل کر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کی نماز جنازہ بھی خود پڑھانے کا فیصلہ فرمایا۔ اس فیصلہ نے اکثر صحابہ کو یقیناً حیران کر دیا ہوگا کیونکہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے اس سنگین جرم کو معاف نہیں کر پائے تھے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ آخر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے خاموش جذبات کی ترجمانی کا کام حضرت عمرؓ نے کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت رسول کریم ﷺ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لا رہے تھے تو حضرت عمرؓ اچانک آگے بڑھ کر حضور کے رستے میں کھڑے ہو گئے۔ آپ نے حضور ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ﷺ اپنے فیصلے پر نظر ثانی فرمائیں۔ یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید کی اس آیت کا حوالہ بھی دیا جس میں بعض منافقین کے متعلق شفاعت قبول نہ کئے جانے کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کریں تو قبول نہیں کی جائے گی۔ ضمناً یہاں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ستر سے یہاں لفظاً ستر کا عدد مراد نہیں ہے۔ عربوں کے محاورے کے مطابق ستر کثرت پر بھی دلالت کرتا ہے اور یہاں انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بہرحال حضرت رسول کریم ﷺ حضرت عمرؓ کی بات سن کر مسکرائے اور فرمایا۔ عمر میرا راستہ چھوڑ دو میں خدا کا رسول ہوں اور تم سے بہتر جانتا ہوں۔ اگر خدا میرے ستر مرتبہ مغفرت طلب کرنے پر بھی ایسے لوگوں کو معاف نہیں کرے گا تو میں ستر سے زیادہ مرتبہ ان کے لئے استغفار کروں گا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الکفن)

جو لوگ شاتم رسول کے لئے موت سے کم کسی سزا پر راضی نہیں ہوتے یہاں تک کہ چیخ چیخ کر ان کے گلے بیٹھ جاتے ہیں کیا ان کا منہ بند کرنے کے لئے یہی ایک واقعہ کافی نہیں؟ یقیناً ایسا مذہب ہی دنیا بھر کے مذاہب کے مابین امن قائم کرنے کے دعویٰ کا حق رکھتا ہے"۔

(Islam's response to Contemporary issues p.39-43)

☆......☆......☆......☆

قرآن کریم بے شمار مقامات پر ایسی دکھ دینے والی اور ہتک آمیز باتوں کا ذکر فرماتا ہے جو کافر اور منافق آنحضرت ﷺ، خود قرآن کریم، دیگر انبیاء اور مقدس وجودوں اور اسلام کے بارہ میں کیا کرتے تھے لیکن جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ کسی ایک مقام پر بھی کسی کو اختیار نہیں دیا کہ ان کو صرف بلاسفیمی یعنی مذہبی تقدس کی پامالی کے ارتکاب پر کوئی بدنی سزا دے۔یہی وجہ ہے کہ جہاں "حدود" میں قتل، چوری، زنا، قذف، ڈاکہ وغیرہ کی سزا کا ذکر ہے وہاں بلاسفیمی کا کوئی ذکر نہیں۔

ذیل میں بحوالہ کتاب Shariah The Islamic Law by Abdur Rahman I.Dci page 225. Published by A.S.Noordeen, Kuala Lumpur,Malaysia

قرآن کریم سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

(۱)...... ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾(الاحزاب۔33:58)۔یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔

(۲)...... ﴿وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِىَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ . قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ﴾(التوبہ۔9:61)اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نبی کو دکھ پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کان ہی کان ہے۔ تو کہہ دے ہاں وہ سر تاپا کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے......"۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

KMAS TRAVEL

وہ تمام احباب جو امسال جلسہ سالانہ لندن پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ

Calais/Dover/Calais روٹ پر جانے کے لئے

فیری کے سستے ٹکٹ کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔ نیز ہوائی جہاز کے سستے ٹکٹ بھی دستیاب ہیں۔

بلجیم، ہالینڈ، فرانس اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

KMAS TRAVEL

DIESEL Str - 20, 64293 DARMSTADT (Germany)

Phono:0049-6151- 8700646 - 6150 - 866391

HANDY: 0170-5534658

تعارف کتاب

"گلدستۂ خیال"

ظہور احمد۔ لندن

نام کتاب: گلدستۂ خیال
مصنف:۔ بشیر احمد آرچرڈ
ترجمہ:۔ محمد زکریا ورک۔ کنگسٹن
مقام و تاریخ اشاعت:۔ ٹورانٹو کینیڈا۔ مارچ ۲۰۰۰ء

"گلدستۂ خیال" جس کا دوسرا نام "نشان منزل" بھی ہے۔ یہ محترم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کی انگریزی کتاب "گائیڈ پوسٹس" کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب آپ کے ۳۲ مضامین کا مجموعہ ہے۔ جن میں سے اکثر مضامین ریویو آف ریلیجنز میں "گائیڈ پوسٹس" کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔ ان مضامین میں بعض ایسی اخلاقی خوبیوں کو اُجاگر کیا گیا ہے جو انسان کی نیک، پاکیزہ اور زاہدانہ زندگی کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ نیز اس کے بالمقابل کچھ بری عادات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن سے ایک مومن اور متقی کو ہمیشہ اجتناب کرنا چاہئے۔

مکرم آرچرڈ صاحب کی اس سوچ کا منبع دراصل بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے بارہا جماعت کو ان تمام امور کی طرف نہایت اعلیٰ پیرایہ میں توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپؑ ایک متقی کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے ﴿لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ۔ (سورۃ الاعراف: ۱۹۷) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ اُن کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ اُن کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ اُن کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے"۔

(ملفوظات جلد۴، صفحہ نمبر ۴۰۰، ۴۰۱۔ جدید ایڈیشن)

گلدستۂ خیال میں جن اخلاقی پہلوؤں کو موضوع بنایا گیا ہے ان پر مصنف نے قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات پیش کر کے خوب سیر حاصل بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں بعض مضامین میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اقوال اور اسی طرح بعض دیگر دانشوروں (مثلاً: St.Augustine اور ولئیم شیکسپئر وغیرہ) کے خیالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

مکرم آرچرڈ صاحب کا انداز اس لحاظ سے اچھوتا ہے کہ بعض بالکل عام فہم امور، جنہیں ہم اکثر معمولی خیال کر کے نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ نے ان پر بھی قلم اُٹھایا ہے اور ان کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ کیا ہے۔

آپ کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز داستان بھی اس کتاب کے آخر پر ضمیمہ کے عنوان سے شامل کی گئی ہے۔ مکرم بشیر احمد آرچرڈ جماعت احمدیہ عالمگیر کے سب سے پہلے انگریز مبلغِ اسلام اور پہلے یورپین واقف زندگی ہیں۔ آپ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب آپ دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہندوستان میں برطانوی فوج کی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر واپس اپنے گھر انگلینڈ آ رہے تھے۔ آپ کو قادیان میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انگلینڈ پہنچ کر آپ نے جماعت کے مرکزی مشن مسجد فضل سے رابطہ کیا اور اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ آپ کے وقف کا عرصہ ۵۲ سال پر محیط ہے، جس میں سے آپ نے ۱۸ سال انگلینڈ میں، ۲۰ سال سکاٹ لینڈ میں اور ۱۴ سال ویسٹ انڈیز کے مختلف ممالک میں مبلغ کا فریضہ انجام دیا۔

مکرم آرچرڈ صاحب کے قبول اسلام کے بعد ان کی زندگی میں جو تغیر رونما ہوا اس بارہ میں آپ خود فرماتے ہیں کہ:۔

"حقیقت یہ ہے کہ صرف مال چنداں خوشی اور قناعت نہیں دے سکتا۔ امن اور سکون بخشنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج مجھے وہ ذہنی اطمینان اور سکون قلب میسر ہے جو ایک زمانہ میں میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔

احمدیت کے طفیل ایک اور تغیر جو میری زندگی میں رونما ہوا وہ نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ ذکرِ الٰہی سے قلوب طمانیت حاصل کر سکتے ہیں۔ میں ابھی اس میدان میں مبتدی ہوں لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں اور ملفوظات سے بہت کچھ پایا ہے۔ مجھے اس بات پر سخت تعجب ہوتا ہے کہ مسلمان کہلانے والا ایک شخص جو خود کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہو وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی کیونکر کر سکتا ہے اور فرض نمازوں کی ادائیگی سے کیسے غافل رہ سکتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ جب میں اسلام لانے کے بعد قادیان گیا تھا میں نے مسجد مبارک کے باہر نوٹس بورڈ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا یہ ارشاد پڑھا کہ جس شخص نے گذشتہ دس برسوں میں ایک نماز بھی عمداً چھوڑی وہ سچا احمدی نہیں کہلا سکتا"۔ (عظیم زندگی صفحہ ۱۰)

مکرم آرچرڈ صاحب ایک کامیاب مبلغ کے علاوہ اعلیٰ پائے کے ادیب اور منجھے ہوئے مقرر بھی ہیں۔ آپ کی تحریرات اور مضامین اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ آپ جو بات بھی کہتے ہیں وہ اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر پورے یقین اور وثوق سے پیش کرتے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک آپ کے اعلیٰ پایہ کے مضامین لندن کے رسالہ مسلم ہیرلڈ میں بھی شائع ہوتے رہے۔ آپ نے کچھ عرصہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیئے۔

"گلدستۂ خیال" (گائیڈ پوسٹس) سے پہلے آپ کے مضامین کا مجموعہ لائف سپریم کے عنوان سے انگریزی میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ "عظیم زندگی" کے نام سے ۱۹۸۹ء میں مکرم محمد زکریا ورک صاحب نے شائع کیا تھا۔ اردو دان طبقہ پر مکرم محمد زکریا ورک صاحب کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے "عظیم زندگی" کے بعد اب آرچرڈ صاحب کے دوسرے مجموعہ گائیڈ پوسٹس کو بھی نہایت آسان اور عام فہم اردو میں ڈھال کر گلدستۂ خیال کے عنوان سے پیش کیا ہے۔

کتاب میں کمپوزنگ، اور املاء وغیرہ کی غلطیاں موجود ہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں انہیں دور کر لیا جائے تو کتاب کے ظاہری حسن میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ تنزانیہ
از صفحہ نمبر ۱۶

گورنمنٹ کبھی بھی لوگوں کے ایمان اور طریق عبادت میں دخل اندازی نہیں کرے گی جب تک کہ وہ ملکی قوانین کی پابندی کرتے رہیں گے جو کہ ہر شہری کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ اس سے بدامنی پیدا ہوتی ہے جو ہم میں سے کسی کے لئے بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ میری گورنمنٹ جو اس ملک پر حکومت کر رہی ہے کبھی بھی اس خلاف ورزی کی اجازت نہیں دے گی۔

جناب امیر و مبلغ انچارج!

آپ کی جماعت جو اس ملک میں ۶۷ سال سے رجسٹرڈ ہے اس بات پر گواہ اور شاہد ہے کہ تنزانیہ میں قائم ہونے والی ہر گورنمنٹ نے آزادی کے دن سے لے کر مذہبی آزادی کو تحفظ دیا ہے۔ مَیں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کی جماعت شروع سے ہی تقریر اور تحریر سے میدان تبلیغ میں مصروف ہے۔ وہ تبلیغ جو بعض اوقات دوسرے شہریوں کے ایمان اور عقیدہ کے مخالف ہوتی ہے۔ لیکن ملک کا قانون ہر شہری کو تبلیغ اور آزادیٔ ضمیر کی اجازت دیتا ہے خواہ وہ سرکاری عہدیداران کے ایمان کے مخالف ہی ہو۔ اس طرح کی مذہبی آزادی ہمارے ملک کی خوبصورتی ہے۔

آپ کا نعرہ "Love for all Hatred for None" یعنی محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں، آپ کی تبلیغ کی کامیابی کا راز ہے۔ اور یہی محبت و پیار اور امن کے قیام کا ذریعہ ہے۔

جناب امیر و مبلغ انچارج! آپ کی جماعت کی بہت اچھی تاریخ کے ساتھ ساتھ ابھی مزید ضرورت ہے کہ قیام امن کو یقینی بنانے کے لئے مزید کوششیں کی جائیں کیونکہ دشمن ہر وقت امن کو خراب کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ اس لئے آپ مذہبی رہنماؤں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو متحرک رکھیں کہ وہ امن کو یقینی بنائیں اور بدامنی اور خلل پیدا کرنے والوں پر نظر رکھیں اور سیئات کے خلاف جہاد کریں۔

انہی بدعملیوں کے باعث ہمارا ملک آج ایڈز اور نشہ آور ادویات کا شکار ہے۔ رشوت خوری عام ہو چکی ہے۔ یہ سب کچھ خدا کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اس لئے ایسے جلسوں میں حاضرین کو ان امور سے متعلق آگاہی بخشنا بھی ضروری اور اہم ہے۔

جناب امیر و مشنری انچارج! جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے، مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ ملک میں قیام امن اور دوام امن کے ساتھ ساتھ مذہبی آزادی کی حفاظت کرے گی اور مذہبی اختلافات کو بدامنی پھیلانے کے لئے استعمال نہیں ہونے دے گی۔ گورنمنٹ ہر اس شخص اور جماعت کا ساتھ دے گی جو قیام امن کا خواہاں ہے۔ اس لئے آپ تبلیغ کرتے چلے جائیں۔ ہر برائی کے خلاف حکمت اور محبت سے کام جاری رکھیں۔

مَیں یونائیٹڈ ریپبلک آف تنزانیہ کی نمائندگی میں اور ذاتی طور پر بھی آپ کو جلسہ سالانہ کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح آپ خیریت سے واپس جائیں۔ ہاں اپنے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ناقل) کو میری طرف سے محبت بھرا سلام عرض کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت ابوسعید عرب صاحبؓ

حضرت ابوسعید عربؓ رنگون (برما) میں تجارت کرتے تھے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کی کشش دسمبر ۱۹۰۲ء میں قادیان کھینچ لائی۔ ستمبر ۱۹۰۴ء میں آپؓ نے رنگون سے ہی حضورؑ کی خدمت میں تحریری بیعت ارسال کی۔ آپؓ کے معلوم حالات و واقعات روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ر ستمبر ۲۰۰۱ء میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

۱۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو آپؓ قادیان تشریف لائے تو حضورؑ نے آپؓ سے حالات دریافت کرکے پوچھا کہ آپؓ کتنے دن قادیان میں رہ سکتے ہیں۔ آپؓ نے عرض کی کہ آپؓ نے جو ٹکٹ لیا ہے اُس کی میعاد اگلے مہینہ تک ہے۔ حضورؑ نے اُس وقت تک ٹھہرنے پر خوشی کا اظہار فرمایا تو آپؓ نے عرض کیا کہ مجھے کرایہ کی فکر نہیں، مَیں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ پھر بیان کیا کہ مَیں خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ رکھتا تھا، کمانا اور کھانا ہی میری زندگی تھی کہ "آئینہ کمالات اسلام" نے مجھے اس غلطی سے نجات دے کر حضورؑ کی محبت کا بیج میرے دل میں جمایا۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ حقیقی لذات خدا میں ہیں، خدا ہی کی تلاش کرو۔ جو لذات اس دنیا سے لے جاوے گا وہی اُس کے ساتھ رہیں گے۔ جسم کے اندھے اچھے ہیں بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہوں۔ سید احمد خان نے تفریط کی راہ لی اور وہابیوں نے افراط کی۔ دین کا سارا حصہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھادے۔ انسان کو پوری سعادت تک پہنچانے کے واسطے خداتعالیٰ نے حواس رکھے ہیں۔ خدا پر ایمان اُس کا ہے جسے خدا نے ہی ایمان دیا ہو۔

عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو پیش کیا۔ وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا، آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ اور بار بار آپؑ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں۔

اخبار الحکم ۷ر ستمبر ۱۹۰۴ء میں عرب صاحبؓ کا بیعت کا خط شائع ہوا جس میں آپؓ نے خداتعالیٰ کی قسم کھاتے ہوئے حضورؑ کے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔

خلافت ثانیہ کے ابتدائی دَور میں حضرت عرب صاحبؓ رنگون میں اردو روزنامہ "شعاع الاسلام" کے مدیر تھے اور ترکوں کی حمایت کرنے پر انگریزوں کی نگاہ میں بُری طرح کھٹکتے تھے۔ پھر آپؓ رنگون سے قسطنطنیہ پہنچ گئے اور وہاں بھی ترکوں کی حمایت میں ایک ماہنامہ جاری کیا۔ برطانوی ہند کی حکومت نے آپؓ کا نام حکومت کے باغیوں کی فہرست میں مشتہر کر رکھا تھا۔

مکرم چودھری سلیم احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳ر اکتوبر ۲۰۰۱ء میں مکرم چودھری سلیم احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے مکرم سید سجاد احمد صاحب رقمطراز ہیں کہ مکرم چودھری صاحب کے آباءواجداد دھرمکوٹ بگہ نزد بٹالہ کے باسی تھے۔ آپ کے پردادا مہرالدین صاحب اور اُن کے بھائی امام الدین صاحب نے اپنے تیسرے بھائی فتح دین صاحب کو حصول تعلیم کے لئے کاشتکاری وغیرہ سے فارغ کردیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک عربی عالم سے صرف و نحو کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کپڑے کی تجارت شروع کردی۔ ایک بار کسی نے ان سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا ذکر کیا تو وہ فوراً قادیان چلے گئے اور اپنی روشن ضمیری کے باعث بیعت کرکے واپس لوٹے اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی پیغام حق پہنچایا۔ اس طرح سارے خاندان نے احمدیت قبول کرلی۔

قیام پاکستان کے بعد مکرم چودھری سلیم احمد صاحب کا گھرانہ جڑانوالہ آکر آباد ہوا۔ آپ کی عمر چار سال تھی۔ میٹرک کرکے آپ تلاش معاش کے لئے لاہور آگئے اور پاکستان ریلوے میں بطور مکینک ملازم ہوگئے۔ پھر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کلرک ہوگئے اور ۱۹۶۵ء میں فوج میں بھرتی ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے فارغ ہوکر اپنے گاؤں آگئے۔ اسی دوران صدرانجمن میں ملازمت کے لئے درخواست دی اور منتخب ہونے کے بعد پہلے صیغہ امانت میں اور پھر فضل عمر ہسپتال میں متعین ہوئے۔ صدرانجمن کی ملازمت کا یہ عرصہ تقریباً ۲۲ سال ہے۔ آپ محلّہ نصیر آباد کے چار سال تک صدر بھی رہے۔ جب ۲۰ر فروری ۲۰۰۱ء کو آپ کی وفات ہوئی تو مذکورہ دونوں ذمہ داریاں آپ احسن طریق پر ادا کر رہے تھے۔

آپ بہت معمورالاوقات تھے۔ امام الصلوٰۃ بھی تھے۔ درس خود دیتے، چندہ جمع کرتے، مسجد کی صفائی میں پیش پیش رہتے۔ مسجد کی توسیع اپنی نگرانی میں کروائی اور جب تک تعمیر مکمل نہ ہوگئی اُس وقت تک رات کو بھی مسجد میں ہی سوتے رہے۔ غرباء کا ہر پہلو سے خیال رکھتے لیکن اخفاء ہمیشہ مدنظر رہتا۔ کسی کو مدد کی ضرورت ہوتی تو فوراً پہنچ جاتے۔ نیکی کے کاموں میں ہمیشہ مستعد رہتے۔

پاکستان کی یونیورسٹیوں کے بہترین استاد
انٹرویو: مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب

۲۰۰۱ء میں پاکستان کے اعلیٰ ترین تعلیمی انتظامی ادارے یعنی یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پاکستان کی تمام (۲۲) یونیورسٹیوں میں بہترین ٹیچر کا ایوارڈ دینے کا اعلان کیا۔ اس ایوارڈ میں ایک سرٹیفیکیٹ آف میرٹ کے علاوہ چالیس ہزار روپے نقد بھی شامل ہیں۔ اس نوعیت کے پہلے ہی مقابلہ میں جو استاد بہترین قرار دیئے گئے، وہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے شعبہ آرکیٹکچر کے صدر مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب تھے جو خدا کے فضل سے ایک مخلص احمدی ہیں اور حال ہی میں خلافت لائبریری کی عمارت میں ہونے والی توسیع کی نگرانی بھی فرماتے رہے ہیں۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۵ر اکتوبر ۲۰۰۱ء میں، اس کامیابی کے حوالہ سے آپ کا ایک تفصیلی انٹرویو مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب یکم جون ۱۹۴۳ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صوبیدار مکرم محمد حسین صاحب فوج میں تھے۔ F.Sc کے بعد ۱۹۶۷ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا۔ ۱۹۷۵ء میں Ph.D کے لئے انگلینڈ گئے۔ ۱۹۷۸ء میں واپسی ہوئی۔ پھر دو تین سال لیبیا اور مالٹا کی یونیورسٹیوں میں پڑھایا۔ ۱۹۸۸ء میں واپس آئے۔ ۱۹۸۹ء میں اپنے شعبہ کے سربراہ مقرر ہوئے۔ انڈونیشیا، سنگاپور، بنکاک، اردن، مصر، ہالینڈ، برطانیہ، تیونس اور امریکہ میں کئی کانفرنسوں میں شمولیت کا موقع ملا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کو یہ ایوارڈ اس لئے ملا کہ بین الاقوامی علمی جرائد میں آپ کی تحقیقی کاوشوں کی تعداد تیس کے قریب ہے۔ آپ نے بیس کے قریب انٹرنیشنل کانفرنسیں بھی اٹینڈ کی ہیں، تین کتب لکھی ہیں۔ دو کتب ایک چھ سالہ تحقیقی پروگرام کے بارہ میں اس کے علاوہ ہیں۔ یہ پروگرام مغلیہ دَور کے باغات کے بارہ میں تھا۔ آپ کی لکھی ہوئی دو کتب کو ایوارڈز بھی ملے ہیں۔ ایک کتاب کو وزارت ثقافت نے ایوارڈ دیا جبکہ دوسری کتاب کو اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ادارے نے ایوارڈ دیا جو قاہرہ میں مصر کے وزیراعظم نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو دیا۔ اس کے علاوہ مکرم ڈاکٹر صاحب ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۴ء تک ایشیا کی ریجنل آرکیٹیکٹس کانفرنس کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ ۳۳ سال سے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے وابستہ ہیں اور وائس چانسلر کے علاوہ قریباً تمام اہم عہدوں پر کام کرچکے ہیں۔ اس وقت فیکلٹی آف آرکیٹکچر اینڈ ٹاؤن پلاننگ کے ڈین ہیں، نیز اکیڈیمک کونسل، سینڈیکیٹ، سینیٹ، سلیکشن بورڈ، ایڈوانس ریسرچ بورڈ کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ اکیسویں گریڈ کے سینئر ترین اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

جماعتی خدمات میں مکرم ڈاکٹر صاحب کو خلافت لائبریری اور جدید پریس کا ڈیزائن تیار کرنے اور تعمیر کی نگرانی کرنے کی توفیق ملی۔ تحریک جدید، انصاراللہ، وقف جدید کے گیسٹ ہاؤسز کے علاوہ فضل عمر ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کی ری ماڈلنگ بھی کی۔ مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے دوران بطور سٹوڈنٹ تعمیراتی مراحل میں خدمت انجام دی۔ اسی طرح مسجد مہدی کی نئی ڈیزائننگ، دفتر صدر عمومی کے ہال کی تعمیر اور خلافت لائبریری کی توسیع بھی آپ نے کروائی۔ دارالذکر لاہور کی تعمیر کے مختلف مراحل میں بھی خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ آپ سے خصوصی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ کو حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی گہرا تعلق رہا ہے۔ آپ کو احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے لاہور چیپٹر کے صدر کے طور پر بھی خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے۔

محترم حاجی احمد خان ایاز صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴ر ستمبر ۲۰۰۱ء میں مکرم مقصود احمد منیب صاحب کے قلم سے محترم حاجی احمد خان صاحب ایاز کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔ آپ ۱۰ر ذوالحجہ ۱۹۰۹ء کو محترم چودھری کرم دین صاحب کسانہ کے گھر کھاریاں میں پیدا ہوئے۔ حج کے دن پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کے نام کے ساتھ حاجی کا اضافہ کردیا گیا۔ آپ بہت ذہین تھے۔ تعلیمی میدان میں بھی بہت ترقی کی۔ کھاریاں کا پہلا گریجوایٹ ہونے کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ پھر ۱۹۳۴ء میں دہلی لاء کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی تو کھاریاں کا پہلا وکیل ہونے کا اعزاز بھی حاصل کرلیا۔ ۱۹۳۶ء میں آپ ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ وغیرہ چلے گئے۔ ۱۹۳۸ء میں واپس وطن تشریف لائے اور کمیشنڈ آفیسر بھرتی ہوکر فوج میں کیپٹن بنائے گئے۔ وہاں سے سول سروس کے لئے منتخب ہوئے اور پھر دس سال تک محکمہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے جنرل مینیجر رہے۔ ۱۹۵۵ء میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد گجرات، لاہور اور راولپنڈی میں بطور ایڈووکیٹ پریکٹس شروع کی۔ ۱۹۷۱ء میں جب کھاریاں کو سب ڈویژن کا درجہ ملا تو کھاریاں میں پریکٹس شروع کردی۔

آپ نے شاعری بھی کی اور اردو اور ہنگیرین زبانوں میں کئی مضامین لکھے جو پاکستان اور ہنگری کے جرائد میں شائع ہوتے رہے۔ جب آپ لاء کالج دہلی کے طالبعلم تھے تو ایک کتاب بھی لکھی جو کچھ عرصہ نصاب میں بھی شامل رہی۔ نیز کچھ دیگر کتب بھی تحریر کیں۔ ۲۹ر اپریل ۲۰۰۱ء کو ۹۲ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
12/07/2002 – 18/07/2002

MTA AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 12TH July 2002
12 Wafa 1381
01 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran No. 24
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Rec.05.07.02
With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: All Rabwah Volleyball
Tournement. – Volley ball final match
03:05 Around The Globe: Documentary about
Jordan, Israel. MTA USA
Presentation MTA USA
04.05 Seerat-un-Nabi (SAW): Pro. No.50
Host: Saud A. Khan Sb.
04.55 Homoeopathy Class: No.84 Rec.16.05.1995
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.174
Rec.13.06.96
07.35 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the
topic of Seerat-un-Nabi (saw).
Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.40 Majlis Irfaan: ®
09.40 Taa'ruf: Interview with
Mirza Muzaffar Ahmad Sb.
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-un-Nabi (SAW) : ®
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.02.07.02
15.05 Friday Sermon: Rec.12.07.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: No 24 ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.174 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis-e- Irfan:®
21.45 Friday Sermon: Rec 12.07.02 ®
22.45 Dars-e-Hadith.
22.55 Homeopathy Class No.84 ®

Saturday 13th July 2002
13 Wafa 1381
02 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00 Yassarnal Quran No.23
01.25 Q/A Session: With English Speaking Friends
02.40 Kehkashaan: Topic 'Ta'aluq-be-Allah'
Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.15 Urdu Class: Lesson No.430 – Rec.13.11.98
04.30 Le Francais C'est Facile: No.25
04.55 German Mulaaqaat: Rec.03.07.02
06.05 Tilawat, News,
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.183 Rec 10.07.96
07.30 French Service: Various Prog. In French
08.20 Dars-ul-Qur'an: Session No.23 Rec.17.02.96
10.05 Indonesian Service.
11.05 Kehkashaan: ®
11.35 Safar Hum Nay Kiya: Visit to Hunza
12.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.430 ®
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.05 Children's Class: With Hazoor Rec 13.07.02
16.10 French Service: ®
17.00 German Service: Various Items in German
18.00 Liqaa Ma'al Arab: No. 183 ®
19.00 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.00 Yassarnal Qur'an: ®
20.25 Q/A Session: ®
21.30 Children's Class: With Hazoor ®
22.30 German Mulaaqaat: Rec.03.07.02 ®
23.35 Safar Hum Nay Kiya ®

Sunday 14th July 2002
14 Wafa 1381
03 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00 Children's Class: With Hazoor
Rec.31.03.01 – Part 1
01.30 Q/A Session: In Urdu
02.35 Discussion: The reading of the Holy Qur'an
with its correct pronunciation
03.20 Friday Sermon: Rec.12.07.02 ®
04.20 Urdu Asbaaq: Learning how to read and write
Urdu with Chaudhary Hadi Ali. No 22
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 30.06.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.169
Rec.08.03.1995
07.40 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor
With Spanish Translation Rec:02.10.98
08.45 Moshaa'irah: An evening with various poets
09.40 Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.22
10.15 Indonesian Service. 20.1
11.15 Discussion Hosted by Muhammad Akseer Sb ®
12.05 Tilawat, Seerat Un Nabi (saw), News
13.00 Majlis-e-Irfaan : With Hazoor
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.05 Lajna Mulaaqaat: Rec.30.06.02 ®
16.05 Friday Sermon: Rec 12.07.02. ®
17.05 German Service: Various Items
18.10 Liqaa Ma'al Arab:08.03.1995 ®
19.10 Arabic Service: Various Items
20.10 Children's Class: Rec. 31.03.01 ®
20.40 Question and Answer: ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.50 Moshaa'irah: ®
22.45 Lajna Mulaaqaat: ®

Monday 15th July 2002
15 Wafa 1381
04 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Kudak: No.22
Presentation MTA Pakistan
01.15 Hikanyaate Shireen: Children's programme in
Urdu language.
01.30 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad
& English speaking guests.
02.30 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
03.10 Urdu Class: Lesson No.431 – Rec.14.11.98
04.30 Learning Chinese: Learn Chinese with
Muhammad Usman Chou.
05.00 French Mulaqaat. Rec. 08.07.02
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.185
Rec:16.07.96
07.30 Chinese Programme: Reading from the
Chinese book 'Islam among Religions' by
Muhammad Usman Chou.
07.55 Spotlight: Urdu speech by
Ch.Muhammad Ali Sb. 'In Memory of
Hadhrat Musleh Maud (RA)'
08.45 Q/A session. ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the
Friday sermon delivered by Hadhrat
Khalifatul Masih IV
10.25 Indonesian service.
11.25 Safar Hum Nay Kiya: visit to 'Muree'
In Pakistan.
12.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: No. 431 ®
14.10 Bangla Shomprochar
15.15 French Mulaaqaat: ®
16.15 French Service
17.15 German Service
18.15 Liqaa Ma'al Arab: No.185 ®
19.15 Arabic Service.
20.15 Kudak: ®
20.30 Question and Answer Session: ®
21.30 Ruhaani Khazaa'en.
22.10 French Mulaaqaat: ®
23.20 Safar Hum Nay Kiya: ®

Tuesday 16th July 2002
16 Wafa 1381
05 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.30 Ilmi Khatabaat: Urdu Speech by Hadhrat
Ch.Muhammad Zafrullah Khan.Topic 'The
effect of faith in Allah on man's behaviour'
delivered at the occasion of the Jalsa Salana,
Rabwah, Pakistan in 1957.
02.40 Medical Matters: A discussion on 'Nutrition' –
Host: Syed Qasim-ul-Islam. Part 4
03.05 Around the Globe: A documentary in
English about Canada's National Parks
Courtesy of MTA USA
04.05 Lajna Magazine: Programme No.21
05.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.09.07.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.187
Rec. 18.07.96
07.40 MTA Sports: All Rabwah Volley ball final
Match.
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.18.02.96 - Class No.24
10.25 Indonesian Service.
11.25 Medical Matters : Discussion on the topic:
"Nutrition" part 4®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
12.50 Q/A Session: With English Speaking Friends
14.00 Bangla Shomprochar.
15.05 German Mulaaqaat: Rec.03.07.02
16.05 French Service:
17.00 German Service:
18.05 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15 Arabic Service.
20.15 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.50 Ilmi Khataabaat: Jalsa Salana Rabwah,
Pakistan in 1957. ®
21.50 Around The Globe: ®
22.50 From The Archives: F/S Rec.10.03.98

Wednesday 17th July 2002
17 Wafa 1381
06 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00 Children's Corner: Guldastah No.41
01.35 Reply to Allegations: With Hazoor
In Urdu – Rec.26.01.94
02.15 Spotlight: Speech by Rizwan Ahmad Sb.
on the occasion of Jalsa Yaum-e-Khilafat
'Seerat Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)'
02.30 Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.17
Topic ' Telescopes and rockets'
03.15 Urdu Class: With Hazoor. No. 432 Rec.18.11.98
04.30 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Muree
05.00 Children's Mulaaqaat: Rec.16.08.2000
06.05 Tilaawat, MTA News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.188
Rec: 30.07.96 – Part 1
07.30 Swahili Service: F/S Rec:07.11.1997 in Swahili
Language.
09.15 Reply to Allegations ®
10.05 Spotlight ®
10.15 Indonesian Service.
11.15 Antiquities of Sindh
12.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.45 Urdu Class: ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: Rec.16.08.2000
16.05 French Mulaaqaat: Rec.14.05.2001
17.00 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.05 Arabic Service: Various Items In Arabic
20.05 Guldastah: Programme No.41 ®
20.40 Reply to Allegations: ®
21.35 Hamaari Kaa'enaat: Programme No.17 ®
22.00 Mulaaqaat: ®
23.00 Antiquities of Sindh: ®

Thursday 18th July 2002
18 Wafa 1381
07 Jumadi-al-Awal 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
01.00 Children's Corner: An educational
And entertaining programme, based on
children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.20 Q/A Session: with Hazoor – Rec.13.04.1997
02.25 MTA Lifestyle: Hunar. Programme giving tips
on how to decorate using dry flowers
03.20 Canadian Horizon: Children's Class No.28
Presentation MTA Canada
04.20 Computers for Everyone: Topic: 'DOS
Operating system' , Host Ghulam Qadir Sb.
MTA Pakistan.
04.55 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor
Class No.262 – Rec.11.08.1998
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.188
Rec.30.07.96 – Part 2
07.30 Sindhi Service: F/S 20.06.97 in Sindhi language.
08.55 Question & Answer Session: ®
10.00 Spotlight: Urdu speech by Ata-ul-Mujeeb
Rashed Sb – topic 'Tarbiyyat-e-Aulad'
Jalsa Salana Seerat-un-Nabi (saw) Rabwah
10.30 Indonesian Service.
11.30 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.50 Q/A Session Rec:16.06.1995
14.00 Bangla Shomprochar: Rec 27.09.1996
15.00 Tarjamatul Qur'an Class no. 262 ®
16.00 French Service.
17.00 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.188 ®
19.05 Arabic Service.
20.05 Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.25 Question & Answer: Rec.13.04.1997 ®
21.30 MTA Lifestyle: Hunar ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: No.262 ®
23.30 MTA Travel: A documentary about the 1998
International chocolate fair in London.

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mbz, Arabic: 7.20 mbz, Bengali: 7.38 mbz, French: 7.56 mbz, German: 7.74 mbz, Indonesian/Russian: 7.92 mbz, Turkish: 8.10 mbz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8875 1285

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, July 12, 2002 Issue No. 28

"جماعت احمدیہ پُر امن مذہبی جماعت ہے۔ دوسری تنظیموں کو اس جماعت کی تقلید کرنی چاہئے"

(عزت مآب علی محمد شین صاحب ، نائب صدر مملکت ریپبلک آف تنزانیہ کی جلسہ سالانہ میں شرکت اور حاضرین سے خطاب)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۰۰۲ء کے دوسرے دن کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر علی محمد شین صاحب نائب صدر مملکت تنزانیہ تھے۔اس موقع پر آپ کی خدمت میں جماعت کی طرف سے مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے ایک سپاسنامہ پیش کیا جس کے جواب میں عزت مآب نائب صدر مملکت نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ خطبہ استقبالیہ اور نائب صدر مملکت کا خطاب جو سواحیلی زبان میں تھے، کا اردو ترجمہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

سپاسنامہ بخدمت عزت مآب علی محمد شین صاحب ، نائب صدر مملکت یونائٹڈ ریپبلک آف تنزانیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب عزت مآب! سب سے پہلے خاکسار ذاتی طور پر اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی نمائندگی میں آپ کو کھلے دل کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہے۔اور آپ کا بے حد شکر گزار ہے کہ آپ نے تمام سرکاری ذمہ داریوں اور مصروفیات کے باوجود ہمارے ۳۳ویں جلسہ سالانہ میں ہمارے ساتھ شرکت فرمائی۔ ہمارے اس جلسہ کا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق ذمہ داریوں کی یاددہانی کروانا ہے۔

جناب نائب صدر مملکت! جماعت احمدیہ کا آغاز ۱۸۸۹ء میں قادیان، انڈیا سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے فرمایا جن کا دعویٰ تھا کہ آپ وہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جن کے آنے کی بشارت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔

تنزانیہ میں اس جماعت کی رجسٹریشن ۱۹۳۴ء میں ہوئی تھی۔اس وقت سے یہ جماعت ملک بھر میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔اور آج ملک کے ہر صوبے میں اس کی بکثرت شاخیں اور جماعتیں ہیں۔اس وقت دنیا کے ۱۷۴ ممالک میں احمدیہ مسلم جماعت پائی جاتی ہے جہاں یہ جماعت اسلام کی صحیح تعلیمات پھیلانے میں مصروف ہے۔جماعت کے کاموں میں مساجد، سکولز اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے ساتھ ساتھ "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" کا اجراء بھی ہے۔ جس پر خالصۃً اسلامی تعلیمات چوبیس گھنٹے نشر کی جاتی ہیں۔ ہسپتالوں ، سکولوں اور پرنٹنگ پریس کی تعمیر اور سرپرستی بھی اس جماعت کے کاموں میں شامل ہے تاکہ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ دنیا سے جہالت کو ختم کیا جائے۔اور مختلف مذاہب کے درمیان اتفاق اور اتحاد کو رواج دیا جائے۔

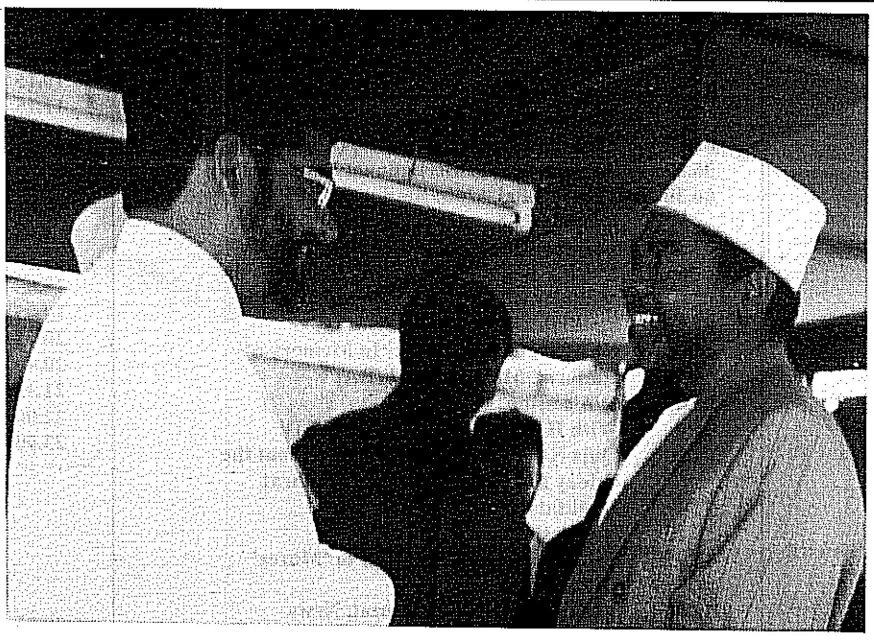

جلسہ سالانہ تنزانیہ ۲۰۰۲ء کے موقع پر ڈاکٹر علی محمد شین صاحب، نائب صدر مملکت جمہوریہ تنزانیہ مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ کے ساتھ

نائب صدر محترم! مَیں پوری مسرت اور خوشی سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو ایک امام اور پیشوا کی اقتداء اور رہنمائی میں اسلامی تعلیمات کو پھیلا رہی ہے اور یہی وہ جماعت ہے جو ساری دنیا میں عزت و احترام کے ساتھ جانی اور پہچانی جاتی ہے کیونکہ دین کو سیاست کے ساتھ ملاتی نہیں ہے اور یہی روایات ہماری اس ملک میں بھی ہیں۔ ہمارا نعرہ جو ہمارے تمام کاموں پر حاوی ہے یہ ہے کہ:

"Love for all Hatred for None"

یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔اس بنیاد پر ہم نے اس ملک اور پوری دنیا میں دعوت وارشاد کا کام بڑے ہی امن اور سلامتی سے کیا ہے۔ اگرچہ بعض باتوں میں ہمارا دوسرے لوگوں سے اختلاف اعتقاد بھی ہے۔

یہاں ہم چاہتے ہیں کہ اپنی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں جس نے مذہبی آزادی فراہم کر رکھی ہے اور یہ کہ کسی بھی فرد یا فرقہ کے ایمان اور دین میں دخل اندازی نہیں کرتی۔اس لئے ہم خوش اور مطمئن ہیں اور ملک میں پائی جانے والی مذہبی آزادی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت، حکم الٰہی ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء : ۶۰) کے مطابق گورنمنٹ کی اطاعت گزار رہے گی۔

اسی طرح ملک کی تعمیر وترقی میں ہم اپنی گورنمنٹ کے شانہ بشانہ چلتے رہیں گے جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جماعت احمدیہ نے ملک کی آزادی اور تعمیر میں ہمیشہ تعاون کیا ہے۔اور یہ بھی ہمارے لئے عزت کا مقام ہے کہ جس شخص نے متحدہ ملک کا نام "تنزانیہ" تجویز کیا تھا وہ فرزند احمدیت تھا۔ یعنی مکرم محمد اقبال ڈار صاحب۔اسی طرح ہم اس ملک کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

جناب نائب صدر مملکت! ہم ایک بار پھر آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری جماعت امن پسند ہے۔اور ہمیشہ گورنمنٹ اور دوسری امن پسند تنظیموں کے ساتھ قیام امن میں صفِ اوّل میں پائی جاتی ہے اور یہ ایک مقصد ہے اس جماعت کے قیام کا۔ اور یہی وہ جماعت ہے جو دین اسلام کی صحیح تعلیمات کو دنیا میں رائج کرے گی۔ وہ دین جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ آیا تھا یعنی اسلام، جس کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔

اس حوالے سے ہم اپنی گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ قیام امن کی ہر تجویز اور تحریک میں جماعت احمدیہ مسلمہ صف اوّل میں ہوگی۔ اور گورنمنٹ اس بات کی تسلی رکھے کہ قیام امن کے میدان میں جماعت احمدیہ ہمیشہ امن کا علم بلند رکھے گی۔

اس تعارف وتمہید کے بعد خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو امن پسند لوگوں میں بیٹھا محسوس کریں۔

☆......☆......☆......☆

جماعت احمد تنزانیہ کے ۳۳ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر خطبہ استقبالیہ کے جواب میں مکرم جناب ڈاکٹر علی محمد شین ، نائب صدر مملکت تنزانیہ نے فرمایا:

مکرم مظفر احمد صاحب درانی ، امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ ، عہدیداران وحاضرین جلسہ، احباب وخواتین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سب سے پہلے مَیں آپ کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے ۳۳ویں جلسہ سالانہ میں مدعو کیا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس جلسے کا ایک مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی یاددہانی کروانا ہے ۔ مبلغ انچارج نے بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس ملک میں کئی سالوں سے پائی جاتی ہے اور اب اس کی شاخیں ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔

مَیں خوب جانتا ہوں کہ یہ جماعت تنزانیہ میں اور دنیا کے ۱۷۴ ممالک میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے اور یہ کہ یہ ایک پرامن مذہبی جماعت ہے جو ملکی قوانین کی پابند اور اپنے آپ کو سیاست سے الگ رکھتی ہے ۔اس لحاظ سے دوسری تنظیموں کو اس جماعت کی تقلید کرنی چاہئے ۔ یہ جماعت خالص مذہبی خدمات کے ساتھ ساتھ ملکی ترقی میں بھی کوشاں ہے خاص طور پر علم اور صحت کے میدان میں۔

مَیں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تنزانین گورنمنٹ آپ کی اس شراکت کو بہت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور یہ کہ گورنمنٹ مذہبی آزادی کو قائم رکھے گی کیونکہ یہ ملکی آئین میں شامل ہے ۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔